اصطلاحات

کسی خاص لفظ کو کسی خاص گروہ کے خاص معنی میں استعمال کرنا۔

حرکت: وہ حرف جس پر زبر زیر یا پیش ہو۔

سکون: جزم کو کہتے ہیں۔

ساکن: وہ حرف جس پر سکون یعنی جزم ہو۔

تشدید: کسی حرف کو دو مرتبہ اس طرح پڑھنا کہ ایک مرتبہ ساکن اور دوسری مرتبہ متحرک حرف کی آواز نکلے جیسے (ثُمَّ ، اِنَّ) ان دونوں مثالوں میں پہلے میم اور نون ساکن کی آواز نکلی پھر متحرک کی۔

فتحہ: زبر کو کہتے ہیں۔

کسرہ: زیر کو کہتے ہیں۔

ضمہ: پیش کو کہتے ہیں۔

مُشَدَّد : وہ حرف جس پر تشدید ہو۔

مَضْمُوم : وہ حرف جس پر پیش ہو۔

تَنْوِین : دو زبر دو زیر اور دو پیش کو کہتے ہیں۔

مُنَوَّن : اس حرف کو کہتے ہیں جس پر تنوین ہو۔

مَفْتُوح : وہ حرف جس پر فتحہ ہو۔

مَکْسُور : وہ حرف جس کے نیچے کسرہ ہو۔

نُونِ تَنْوِین : تنوین پڑھتے وقت آخر میں جو نون کی آواز نکلے اسے نون تنوین کہتے ہیں۔

تجوید: ہر حرف کو اس کے اصلی مخرج سے مع صفات لازمہ اور عارضہ سے ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں۔

لحن: غلطی کرنا، غلط پڑھنا، تجوید کے خلاف پڑھنا۔

مخرج: جس جگہ سے حرف ادا ہو اُسے مخرج کہتے ہیں۔

استعاذہ: (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ)

بسملہ: (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ)

خیشوم: ناک کا بانسہ یعنی ناک کی جڑ کا اندرونی حصہ۔

غنہ: وہ آواز جو خیشوم سے نکلے۔

صفت: جس حالت اور کیفیت سے حرف ادا ہو۔

اظہار: کا معنی ہے ظاہر کرنا۔ ہر حرف کو اس کے اصلی مخرج سے مع جمیع صفات لازمہ بغیر کسی تغیر کے اصلی حالت سے ادا کرنا۔ جیسے مِنْ خَوْفٍ

ادغام: ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا۔ ایک ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں ملا کر اس طرح پڑھنا کہ دونوں حرف مل کر ایک ایسا مشدد حرف بن جائے جو ایک ہی مرتبہ ادا ہو۔ مَنْ يَّقُوْلُ

مدغم: داخل کیا ہوا۔ پہلا حرف (جس کو ملایا جائے)۔

مدغم فیہ: جس میں داخل کیا جائے (دوسرا حرف جس میں ملایا جائے)۔

مثلین: ایک ہی قسم کے دو حرف: يُدْرِكْكُّمْ

متجانسین: ایک ہی مخرج کے دو حرف (قَدْ تَّبَيَّنَ)۔

متقاربین

قلب:

اخفاء

مد

داخل

متقاربین = ایسے دو حرف جن کا مخرج قریب قریب ہو (جیسے
بَسَطْتَ ۔

قلب = بدلنا۔ نون ساکن یا تنوین کو میم سے بدلنا۔
اَنْۢبِئْهُمْ ۔

اخفاء = اخفاء کا معنی ہے چھپانا۔ یہ حرف کو اپنے اصلی
مخرج سے ادا نہ کرنا بلکہ پوشیدہ کر کے اس کی صفت غنہ کو بعد کے حرف سے ملا کر اس طرح
پڑھنا کہ تشدید پیدا نہ ہو۔ جیسے
مِنْ جُوْعٍ ، عَنْتُمْ ، اِنْ تُشْتَمُ ۔

مد = حروف مدہ کی آواز کو دگنا یا تین گنا روایت
کے موافق کھینچنا۔ جیسے جَآءَ تُسْمَعُ

داخل کیا

Hassan Raza

حروف مدہ:

حروف مدہ تین ہیں۔

الف، واؤ، یاء

الف سے پہلے فتحہ ہو تو الف مدہ ہوتا ہے۔
واؤ ساکن سے پہلے ضمہ ہو تو واؤ مدہ ہوگا۔
یا ساکن سے پہلے کسرہ ہو تو یا مدہ ہوگی۔
یہ حرکت کے کھینچنے سے [redacted] ادا ہوتے ہیں اس لیے حروف مدہ کہلاتے ہیں۔ الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے، غیر مدہ نہیں ہوتا۔
جیسے: قَالُوْ، فَعَلُوْ، بَنِیْ

قصر:

مد نہ کرنے کو قصر کہتے ہیں۔
ظُلُمَاء، دُکَان، مُفتاب

حروف لین:

لین کا لغوی معنی ہے نرمی۔
اگر واؤ ساکن اور یا ساکن سے پہلے زبر ہو تو ان حروف کو حروف لین کہتے ہیں۔

وصل

وصل: ملا کر پڑھنا۔ کلمہ غیر موصول کے آخری حرف پہ سانس لینا بلکہ توڑنا وقف کہلاتا ہے اگر آگے پڑھنے کا ارادہ ہو تو اسے قطع کہتے ہیں۔

اعادہ

اعادہ: اعادہ کا معنی ہے لوٹانا دہرانا۔
کسی جگہ وقف کرنا کہ جہاں آیت اور علامات وقف میں سے کوئی علامت نہ ہو تو پڑھتے ہوئے ایک یا دو کلموں سے لوٹا کر پڑھنے کو اعادہ کہتے ہیں۔

وقف کا بیان

کیفیت کے اعتبار سے وقف کی چار قسمیں ہیں۔

1) وقف بالاسکان

وقف بالاسکان = ساکن کرنا۔

کلمہ غیر موصول کے آخری حرف پر زبر، زیر، پیش، دو زبر دو زیر دو پیش ہوں تو آخری حرف کو ساکن کر کے سانس توڑ دیں گے۔ جیسے (یُوْقِنُوْنَ)۔

2) وقف بالاشمام

وقف بالاشمام = کا معنی ہے بو دینا۔

کلمہ غیر موصول کے آخری حرف پر ضمہ اصلی ہو تو ضمہ والے حرف کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سانس توڑ دیں گے۔ جیسے (نَسْتَعِیْنُ)

3) وقف بالرَّوم

وقف بالرَّوم = کا معنی ارادہ کرنا۔

کلمہ غیر موصول کے آخری حرف پر ضمہ اور کسرہ اصلی ہو تو ضمہ اور کسرہ کا تہائی حصہ پڑھتے ہوئے سانس توڑ دیں گے۔ جیسے (نَسْتَعِیْنُ)

وقف بالابدال ۔

کا معنی ہے بدلنا۔

کلمہ غیر موصول کے آخری حرف پر دو زبر کی تنوین ہو تو تنوین کو الف سے بدل دیں گے اگر تائے مدورہ ہو تو ہائے ساکن سے بدلنا ہے جیسے کہ اَلِیْمًا ۔ رَحْمَۃ ۔

تسہیل =

آسان بنانا۔

ہمزہ کو ہمزہ الف کی درمیانی حالت میں پڑھنے کو تسہیل کہتے ہیں۔

تحقیق =

ثابت رکھنا

ہمزہ کو ثابت رکھ کر خوب صاف کر کے پڑھنے کو تحقیق کہتے ہیں۔

حذف =

چھوڑنا ختم کرنا

دو کلموں کے درمیان ہمزہ وصلی آ جائے تو ہمزہ وصلی کو گرا کر یا ختم کر کے پڑھنے کو حذف کہتے ہیں۔

ابدال۔

بدلنا۔
ھمزہ کو ما قبل ھمزہ کی حرکت کے موافق حرف
کو سے بدل دینے کو ابدال کہتے ہیں۔

امالہ۔

مائل کرنا۔
زبر کو زیر کی طرف الف کو یائی طرف
مائل کر کے پڑھنے امالہ کہتے ہیں۔

سکتہ۔

چپ رہنا، خاموش رہنا
وقف کی مثل آواز بند کر کے بغیر سانس
توڑے تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرنا اور پھر اسی
سانس میں آگے پڑھنے کو سکتہ
لطیف، قلیلہ، کثیرہ بھی کہتے ہیں۔

صلہ۔

ملانا۔
ھائے ضمیر اگر مضموم ہو تو اس کے بعد ایک
واو ساکن اگر مکسور ہو تو اس کے بعد ایک
یا مدہ زیادہ کر کے پڑھنے کو صلہ کہتے ہیں۔

اشباع۔

اشباع کے معنی ہیں حرکت کو اتنا کھینچنا کہ اس سے حرف مد پیدا ہو جائے۔ جیسے کُفُوًا۔

نون

	نونِ رسمی۔	نونِ تنوین۔
1	نون ساکن لکھا بھی جاتا ہے پڑھا بھی جاتا ہے۔ وَانْحَرْ	نون تنوین لکھا نہیں جاتا پڑھا جاتا ہے۔ عَلِيْمٌ
2	نون ساکن کلمہ کے درمیان اور آخر میں آتا ہے۔ مِنْهُمْ، مَنْ	نون تنوین کلمہ کے آخر میں آتا ہے بَصِيْرٌ
3	نون ساکن اسم فعل حرف تینوں میں آتا ہے۔ اَنْتَ، وَانْحَرْ، مِنْ	نون تنوین صرف اسم کے آخر میں آتا ہے خَبِيْرٌ
4	نون ساکن وقف اور وصل دونوں حالتوں میں پڑھا جاتا ہے۔ نُوْمِنُ	نون تنوین وصل میں پڑھا جاتا ہے اور وقف کی حالت میں الف سے بدل جاتا ہے عَلِيْمًا سے عَلِيْمَا

پہلا باب

تجوید کی تعریف اور اس کے احکام

قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے

قرآن کریم کو تجوید کے خلاف پڑھنے والا گنہگار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم اس طرح پڑھنا پسند فرماتا ہے جس طرح نازل ہوا۔

تجوید کا معنی ہے عمدہ کرنا خوبصورت بنانا یا سنوارنا۔

تجوید کی تعریف = قرآن کریم کے تمام حروف کو ان کے اصلی مخرج سے تمام صفات لازمہ اور عارضہ کے ساتھ ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں۔

تجوید کا موضوع۔
حروف تہجی ہیں بے ادا۔

تجوید کی غرض۔
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کیلئے قرآن کریم کے حروف کو صحیح ادا کرنا۔

تجوید کی غایت۔
اگر قرآن کریم کریم پڑھنے والا صحیح پڑھنا چاہئے تو وہ صحیح پڑھنے پر قادر ہو جاتا ہے۔

تجوید کا حکم۔
قرآن کریم اتنا صحیح سیکھنا اور پڑھنا کہ نماز کی قرآت صحیح ہو جائے جو ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور تجوید کا مکمل علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔

صحیح

تجوید کے موجد

تجوید کے موجد کی دو قسمیں ہیں

1. موجد من حیث الاجراء۔
2. موجد من حیث القواعد۔

موجد من حیث الاجراء:

اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کی بے خاص گواہی ہے۔

موجد من حیث القواعد:

1. حضرت ابوالاسود الدولی رحمۃ اللہ علیہ
2. حضرت ابوالقاسم عبداللہ بن السلام رحمۃ اللہ علیہ
3. حضرت علامہ خلیل بن احمد الفراہیدی رحمۃ اللہ علیہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں مشہور قراء

1) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ 2) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ 4) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

5) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

6) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ

7) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

تجوید: ہر حرف کو اس کے اصلی

لحن کا بیان

لحن: کا معنی ہے غلطی کرنا غلط پڑھنا تجوید کے خلاف پڑھنا

لحن خفی: چھوٹی غلطی کو کہتے ہیں۔ قرآن کریم پڑھتے ہوئے کوئی چھوٹی غلطی ہو جائے تو اس لحن خفی کہتے ہیں۔

لحن جلی: بڑی اور واضح غلطی کو کہتے ہیں قرآن کریم پڑھتے ہوئے کوئی بڑی غلطی ہو جائے تو اس کو لحن جلی کہتے ہیں۔

لحن جلی کی چار قسمیں

حرف کو حرف سے بدل دینا جیسے (اَنْعَمْتَ) کی جگہ اَنْغَمْتَ پڑھنا

حرکات میں غلطی کرنا فَتَرْضٰى کی جگہ فَتَرْضَا پڑھنا

کلمہ کے اندر لفظ سے گھٹانا یا بڑھانا۔ وَعَلَّمَ کی جگہ وَعَالَّمَ

ساکن حرف کو متحرک متحرک حرف ساکن کر دینا

جیسے (خَلَقْنَا) کی جگہ خَلَقَنَا پڑھنا۔

لحن خفی کا حکم

پڑھنا سننا دونوں مکروہ ہیں۔

لحن جلی کا حکم

پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہیں خواہ معنی بگڑے یا نہ بگڑے۔

دوسرا باب

استعاذہ، بسملہ، مخارج، اور صفات۔

استعاذہ کا بیان

استعاذہ کا معنی پناہ طلب کرنا۔

اصطلاح میں استعاذہ ان دعائیہ کلمات کو کہتے ہیں جن کے ذریعے شیطان مردود کے شر سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی جائے۔

جیسے (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ)

ترجمہ (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے)

استعاذہ کا محل

س: استعاذہ کب کرنا چاہیے یعنی استعاذہ کا محل کیا ہے؟

ج: شروع تلاوت استعاذہ کا محل ہے چاہیے ابتداء سورت یا درمیان ہو

س: شروع تلاوت سے استعاذہ کیوں کیا جاتا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)

ترجمہ: (جب آپ قرآن کریم پڑھنے لگے تو پس پناہ مانگے پس اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے =

استعاذہ کا حکم

س: استعاذہ کا حکم کیا ہے یعنی فرض ہے واجب ہے سنت ہے یا مستحب ہے؟

ج: عرفاً عملاً ضروری ہے مگر شرعاً یہ مستحب ہے =

س: استعاذہ کن الفاظ سے کرنا چاہئیے؟

ج: استعاذہ کے پسندیدہ الفاظ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے =

ان الفاظوں میں کمی اور زیادتی کرنا بھی جائز ہے۔

کمی کے الفاظ : (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرجیم
ترجمہ : میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان سے

زیادتی کے الفاظ (

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جو بہت سننے اور جاننے والا ہے شیطان مردود سے =

س: استعاذہ کے الفاظ میں کمی یا زیادتی کرنا کیوں جائز ہے؟

ج: کیونکہ استعاذہ کا مفہوم صحیح اور مکمل ہو جاتا ہے =

س: استعاذہ کے پسندیدہ الفاظ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ) کیوں ہیں؟

ج: اس کے دو جواب ہیں

1 حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر انہیں الفاظ کے ساتھ استعاذہ فرمایا کرتے تھے

2 ان الفاظ کو قرآن کریم کے الفاظ کے ساتھ مکمل مطابقت ہے

س3. استعاذہ اور بسملہ کو بلند آواز سے پڑھنا چاہیے یا آہستہ سے؟

ج غاز میں ہو تو دونوں کو آہستہ پڑھنا چاہیے
اس کے علاوہ ہوں تو تلاوت کے مطابق پڑھنا چاہیے
یعنی اگر تلاوت بلند ہو تو یہ بھی بلند آواز سے اگر تلاوت
آہستہ ہو تو یہ بھی آہستہ پڑھے جائیں گے؟

بسملہ کا بیان

س) بسملہ کب پڑھنا چاہیے یعنی اس کا محل کیا ہے؟

ج) ہر سورت کی ابتداء بسملہ کا محل ہے یعنی جب بھی کوئی سورت شروع کی جائے تو بسملہ پڑھنا چاہیے سوائے سورت براءت کے۔

س) بسملہ کا حکم کیا ہے یعنی فرض واجب سنت یا مستحب ہے؟

ج) ہر سورت کی ابتداء میں بسملہ پڑھنا مستحب سنت ہے۔

س) ہر سورت کی ابتداء میں بسملہ کیوں پڑھی جاتی یعنی اس کا ثبوت کیا ہے؟

اس کے چار جواب ہیں:

حضرت امام عاصم کوفی کے نزدیک بسملہ ہر سورت کا جزو ہے اور ہر سورت کے شروع میں پڑھنا ضروری ہے۔

ہر سورۃ کی ابتداء میں بسملہ لکھی ہوئی ہے سوائے سورۃ براءت کے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سورت کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھا کرتے تھے سوائے سورت براءت کے۔

4. حضرت جبرائیل علیہ السلام جب بھی کوئی سورت لے کر آتے
تھے تو اس کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھا کرتے تھے سوائے
سورت براءت کے۔

س درمیان سورت سے تلاوت کی ابتداء کی جائے تو اس
وقت بسم اللہ کا کیا حکم ہے؟

ج… اختیار ہے چاہے پڑھیں یا نہ پڑھیں مگر پڑھ لینا
بہتر ہے کیونکہ حدیث پاک ہے
كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ فِيهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ أَقْطَعُ
یعنی ہر وہ ذیشان کام جس کی ابتداء میں بسم اللہ نہ پڑھی
جائے وہ ناقص اور ادھورے رہ جاتے ہیں

الف

ابتداء سورہ براۃ میں بسم اللہ کا حکم

س سورہ براۃ کی ابتداء میں بسملہ کا کیا حکم ہے؟

ج سورہ براۃ کی ابتداء میں بسملہ کا کیا حکم ہے
نہیں پڑھی جاتی ہے۔

س کیوں نہیں پڑھی جاتی؟

ج حضور علیہ السلام سورۃ کی ابتداء میں بسملہ پڑھا کرتے تھے مگر سورہ براۃ کی ابتداء میں نہ پڑھی، اسی طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بھی نہیں پڑھی اور لکھی ہوئی بھی نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ سورہ براۃ میں اللہ تعالیٰ نے کفار کے ساتھ جہاد و قتال کا حکم دیا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی غیض و غضب کی علامت ہے اور بسملہ میں اللہ کی رحمت کا ذکر ہے پس غضب اور رحمت کو اکٹھا کرنا مناسب نہیں اس لیے بسملہ نہیں لکھی ہوئی۔

سورہ براۃ کی ابتداء میں تمام علماء بسملہ نہ پڑھنے پر متفق ہیں

مخارج کا بیان

ء ہ آخر حلق سے ادا ہوتے ہیں۔
آخر حلق کو اقصیٰ حلق کہتے ہیں۔

ع ح درمیان حلق سے ادا ہوتے ہیں۔
درمیان حلق کو وسط حلق کہتے ہیں۔

غ خ شروع حلق سے ادا ہوتے ہیں۔
شروع حلق کو ادنیٰ حلق کہتے ہیں۔

حروف حلقی کو حلقی کیوں کہتے ہیں؟
کیونکہ یہ حلق سے ادا ہوتے ہیں اس لیے ان کو حلقی کہتے ہیں۔

لہو

لہو عربی زبان میں گوشت کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو زبان کی جڑ کے اوپر تالو سے لٹکا ہوا ہے اس کو اردو میں کوا کہتے ہیں اس کے قریب سے کاف اور قاف ادا ہوتے ہیں اس قرب کی مناسبت سے اسے لہویہ یا لہاتیہ کہتے ہیں

(1) ق زبان کی جڑ تالو کے نرم حصے سے لگ کر ق ادا ہوتا ہے۔
ک زبان کی جڑ تالو کے سخت حصے سے لگ کر ک ادا ہوتا ہے۔
(2)

(3) ج ش ی غیر مدہ زبان کا بیچ تالو سے لگے تو
ج ش ی غیر مدہ ادا ہوتے ہیں ان کو شجریہ کہتے
ہیں شجر کا معنی ہے گڑھا کیونکہ یہ حروف دونوں
جبڑوں کے درمیان والے حصے سے ادا ہوتے ہیں اس لیے ان کو
شجریہ کہتے ہیں۔

(4) ض زبان کا بغلی کنارا اوپر کے پانچ داڑھوں سے لگے
تو ض ادا ہوگا اس کو حافیہ کہتے ہیں کیونکہ
زبان کے بغلی کنارے سے ادا ہوتا ہے اس لیے اس کو حافیہ کہتے
ہیں۔

(5) ن زبان کی نوک انیاب رباعی ثنایا کے مسوڑھوں کے
قریب تالو سے لگے تو ن ادا ہوگا۔

(6) ل زبان کی نوک ضواحک انیاب رباعی ثنایا کے
مسوڑھوں کے قریب تالو سے لگے تو ل ادا ہوگا۔

(7) ر پشت زبان قریب سرا زبان کنیر دار تالو سے لگے تو
ر ادا ہوگا

(8) ن ل ر کے مخرج کو طرفیہ زلقیہ کہتے ہیں کیونکہ ن
ل ر زبان کے کنارے سے ادا ہوتے اس لیے ان کو
طرفیہ زلقیہ کہتے ہیں

9 ت، د، ط زبان کی نوک ثنایا علیا کی جڑ سے لگے تو ت، د، ط ادا ہوتے ہیں ان کو نطعیہ کہتے ہیں نطع ثنایا علیا کے قریب ابھری ہوئی لکیر کو کہتے ہیں کیونکہ ت، د، ط نطع کے قریب سے ادا ہوتے ہیں اس لیئے ان کو نطعیہ کہتے ہیں ۔

10 ث، ذ، ظ زبان کی نوک ثنایا علیا کے اندر والے کنارے سے لگے تو ث، ذ، ظ ادا ہوتے ہیں ان کو لثویہ کہتے ہیں لثا عربی زبان میں مسوڑھوں کو کہتے ہیں کیونکہ یہ حروف مسوڑھوں کے قریب سے ادا ہوتے ہیں اس لئے ان کو لثویہ کہتے ہیں ۔

11 ز، س، ص: زبان کی نوک ثنایا سفلی سے اس طرح لگے کہ اس کا تعلق ثنایا علیا سے ہو بھی تو ز، س، ص ادا ہوتے ہیں ان اسلیہ کہتے ہیں اسل کا معنی ہے کنارا کیونکہ یہ حروف زبان کے کنارے سے ادا ہوتے ہیں اس لیے ان کو اسلیہ کہتے ہیں

ف، م، ب، و کے مخارج

12 ف ثنایا علیا کا کنارا نیچے کے ہونٹ کے درمیان سے لگے تو ف ادا ہوگا ۔

13 م دونوں ہونٹوں کے خشک حصے سے م ادا ہوگا ۔

14 ب دونوں ہونٹوں کے تر حصے سے ب ادا ہوگا ۔

15 و دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام ملانا سے و ادا ہوگا ۔

ان حروف کو شفویہ کہتے ہیں عربی زبان میں شف ہونٹوں کو کہتے ہیں اس لیے ان کو شفویہ کہتے ہیں

جوف حلق منہ اور ہونٹوں کی خالی جگہ سے حروف مدہ ادا ہوتے ہیں۔

1 حلق کی خالی جگہ سے الف مدہ ادا ہوتا ہے ۔
2 بیچ زبان تالو کی خالی جگہ سے ی مدہ ادا ہوتا ہے ۔
3 ہونٹوں کی خالی جگہ سے و مدہ ادا ہوتا ہے ۔
4 ان حروف کو مدہ علت ہوائیہ اور جوفیہ کہتے ہیں ۔

نظم

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو
ثنایا ہیں چار اور رباعی ہیں دو دو
ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس
کہ کہتے ہیں قراء اضراس انہیں کو
ضواحک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ
نواجد بھی ہیں ان کے بازوں میں دو دو

صفات کا بیان

صفات: صفت کی جمع ہے صفت کا لغوی معنی (مَا قَامَ بِشَیءٍ) یعنی وہ چیز جو کسی دوسری چیز کے ساتھ مل کر قائم ہو اصطلاح تجوید میں جس خاص حالت اور کیفیت سے حرف ادا کیا جاتا اس خاص حالت اور کیفیت کو صفت کہتے ہیں جیسا کہ حرف کا پُر یا باریک، سخت یا نرم ہونا وغیرہ۔

صفات کی اولاً دو قسمیں۔

(صفات لازمہ) (صفات عارضہ)

صفات لازمہ

صفات لازمہ ان صفات کو کہتے ہیں جو حروف کی ہر حالت میں پائی جاتی ہیں اور اپنے پائے جانے میں کسی سبب کی محتاج نہ ہوں۔ جیسا کہ ط میں صفت کا ہونا۔

صفات عارضہ

صفات عارضہ ان صفات کو کہتے ہیں جو حروف کی ہر حالت میں نہ پائی جائیں اور اپنے پائے جانے میں کسی سبب کی محتاج ہوں =

صفات لازمہ کی تعداد اور تقسیم و تعریف =

صفات لازمہ مشہورہ کی تعداد مثل مخارج کے سترہ ہیں اور ان کی دو قسمیں ہیں =

1) لازمہ متفادہ (2) لازمہ غیر متفادہ

لازمہ متفادہ

اس کے بالکل برعکس

لازمہ غیر متفادہ

میں اس کے بالکل

ہو

دس صفات متفادہ

(1)

شدت توسط

استفال (7)

اذلاق

اور سات غیر متفادہ

صفیر

لین

(7)

لازمہ متضادہ

جس صفت لازمہ کے مقابلہ میں
اس کے بالکل برعکس دوسری صفت موجود ہو ۔

لازمہ غیر متضادہ

جس صفت لازمہ کے مقابلہ
میں اس کے بالکل برعکس دوسری صفت موجود نہ
ہو ۔

دس صفات متضادہ ۔

(1) ہمس (2) جہر
(3) شدت توسط (4) رخاوت (5) استعلاء
(6) استفال (7) اطباق (8) انفتاح
(9) اذلاق (10) اصمات

اور سات غیر متضادہ ۔

(1) صفیر (2) قلقلہ (3) تفشی
(4) لین (5) انحراف (6) مشابہت تکرار
(7) استطالت

صفات لازمہ کی تعریفات کا بیان

1) ہمس

ہمس کا لغوی معنی پستی اور ضعف ہے
جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروفِ مہموسہ
کہتے ہیں حروف مہموسہ دس ہیں جن کا مجموعہ ہے
(فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتْ) اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ حروف
مہموسہ کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخارج میں ایسی
پستی اور ضعف کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس جاری رہ سکے۔
جیسے (فَحَرِّثْ) کی ثاء

2) جہر

یہ صفت ہمس کی ضد ہے اس کا
لغوی معنی ہے بلندی اور قوت جن حروف میں یہ صفت پائی
جاتی ہے ان کو حروف مجہورہ کہتے ہیں حروف مجہورہ انیس ہیں
جو حروف مہموسہ کے علاوہ ہیں اس صفت کا مطلب یہ
ہے کہ حروف مجہورہ کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخارج
میں ایسی بلندی اور قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس بند
ہو جائے: جیسے (حَرِیْقٌ) کی قاف

3) شدت

... پائی ج...
... جن ...
... ہیں ...
... کا مطلب ...
... ان کے مخارج میں ...
ہو جائے۔ جیسے

4) رخاوت

اس کا لغوی معنی ...
جاتی ہے ان ک...
جو حروف شدیدہ ...
مطلب یہ ہے ک...
میں ایسی ...
جیسے (مَشْقُو...

3/ شدّت

شدت کا لغوی معنی سختی ہے جن حروف
میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف شدیدہ کہتے ہیں حروف
شدیدہ آٹھ ہیں جن کا مجموعہ (أَجِدْ قَطٍ بَكَتْ) ہے
اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ حروف شدیدہ کو ادا کرتے وقت آواز
ان کے مخارج میں ایسی سختی کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز فوراً بند
ہو جائے۔ جیسے (مَا تُوْلُ) کا ہمزہ =

4/ رخاوت

یہ صفت شدت کی ضد ہے
اس کا لغوی معنی نرمی ہے جن حروف میں یہ صفت پائی
جاتی ہے ان کو حروف رخوہ کہتے ہیں حروف رخوہ سولہ ہیں
جو حروف شدیدہ اور متوسطہ کے علاوہ ہیں اس صفت کا
مطلب یہ ہے کہ حروف رخوہ کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخارج
میں ایسی نرمی کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز جاری رہ سکے =
جیسے (مَنْفُوْش) کی سین =

توسّط 5

توسط کا لغوی معنی بیچ اور درمیان ہے۔ اصطلاح تجوید میں شدت اور رخاوت کی درمیان حالت کو توسط کہتے ہیں جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف متوسطہ کہتے ہیں حروف متوسطہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ (لِنْ عُمَرْ) ہے اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ حروف متوسطہ کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخارج میں نہ حروف شدیدہ کی طرح بند ہو اور نہ حروف رخوہ کی طرح جاری رہے بلکہ ان دونوں کی درمیانی حالت میں ٹھہرے۔ جیسے (اَلْحَمْدُ) کی لام اور میم =

استعلاء 6

استعلاء کا لغوی معنی بلندی چاہنا ہے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف مستعلیہ کہتے ہیں حروف مستعلیہ سات ہیں جن کا مجموعہ (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ) ہے اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ حروف مستعلیہ کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالوں کی طرف بلند ہو جائے جس کی وجہ سے یہ حروف موٹے پڑھے جائیں گے جیسے (اِقْرَاْ) کی قاف =

استفال

یہ صفت استعلاء کی ضد ہے اس کا لغوی
معنی نیچائی چاہنا ہے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان
کو حروف مستفلہ کہتے ہیں حروف مستفلہ بائیس ہیں جو حروف
مستعلیہ کے علاوہ ہیں اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ حروف مستفلہ
کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالوں سے نیچے رہے جس کی وجہ
سے جس کی وجہ سے حروف باریک پڑھیں جائینگے جیسے (اَنْتَ)
کی تاء

اطباق

ازلاق کا لغوی معنی ڈھانپنا ہے جن
حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف مطبقہ کہتے
ہیں۔ حروف مطبقہ چار ہیں (ص ض ط ظ) اس صفت
کا مطلب یہ ہے کہ حروف مطبقہ کو ادا کرتے وقت زبان کا
اکثر حصہ تالوں کو ڈھانپ لے جس کی وجہ سے یہ حروف خوب
موٹے پڑھے جائیں گے جیسے (اَطْلَاقُ) کی ط

انفتاح

یہ صفت اطباق کی ضد ہے

اس کا لغوی معنی کھلا رکھنا ہے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف منفتحہ کہتے ہیں حروف منفتحہ پچیس ہیں جو حروف مطبقہ کے علاوہ ہیں اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ حروف منفتحہ کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اٹھے یا نہ اٹھے مگر زبان کا بیچ تالو سے جدا ہے جس کی وجہ سے یہ حروف خوب باریک پڑھے جاتے ہیں اگر کچھ حروف پر بھی پڑھے جائیں تو صرف ایک درجہ کے جیسے (وَنَمَا)

اذلاق

اذلاق کا لغوی معنی کنارہ یا پھسلنا ہے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف مذلقہ کہتے ہیں حروف مذلقہ چھ ہیں جن کا مجموعہ (فَرَّ مِنْ لُبٍّ) ہے اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ حروف مذلقہ کو ان کے مخارج سے آسانی اور سہولت کے ساتھ ادا کیا جائے جیسے (فَذَكِّرْ) کی فاء اور ر =

اصمات

لغوی معنی رکنا ہے جن ...
ان کو حروف مصمتہ کہت...
مذلقہ کے علاوہ ہیں ا...
مصمتہ کو ان کے مخارج ...
جائے جیسے (مُجَرَّدُوْ...)

اذلاق کا لغو...
جن حروف میں...
مذلقہ کہتے ہیں (حرو...

اصمات

یہ صفت اذلاق کی ضد ہے اس کا لغوی معنی رکنا ہے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف مصمتہ کہتے ہیں حروف مصمتہ تئیس ہیں جو حروف مذلقہ کے علاوہ ہیں اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ حروف مصمتہ کو ان کے مخارج سے مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ ادا کیا جائے جیسے (مُجْزُوْنَ) =

اذلاق کا لغوی معنی کنارہ یا پھسلنا ہے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہیں ان کو حروف مذلقہ کہتے ہیں (حروف چھ ہیں) حروف مذلقہ

صفات لازمہ غیر متضادہ

صفیر

صفیر کا لغوی معنی سیٹی ہے جن حروف میں یہ
صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف صفیرہ کہتے ہیں حروف صفیرہ تین
ہیں (ز س ص) اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ حروف صفیرہ
کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخارج سے مثل سیٹی کے تیز نکلے جیسے
(وَالسَّمَاۗءِ) کی سین

قلقلہ

قلقلہ کا لغوی معنی جنبش اور حرکت
ہے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف
مقلقلہ کہتے ہیں حروف مقلقلہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ
(قُطْبُ جَدٍّ) ہے اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ حروف
مقلقلہ کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخارج سے سخت جنبش
کے ساتھ لوٹتی ہوئی ظاہر ہو جیسے (اَقْتَرَبَ) کی قاف

اور با

تفشی

تفشی کا لغوی معنیٰ پھیلنا ہے جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو حرف متفشی کہتے ہیں حرف متفشی ایک ہے (ش) اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ حرف متفشی کو ادا کرتے وقت آواز اس کے مخرج سے پھیل کر نکلے جیسے (وَالشَّمْسِ) کی ش۔

لین

لین کا لغوی معنیٰ نرمی ہے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف لینیہ کہتے ہیں حروف لینیہ دو ہیں (واؤ یا ساکن ماقبل مفتوح) اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ حروف لینیہ کو نہایت ہی نرمی کے ساتھ ادا کیا جائے اور اگر مد کرنا چاہیں تو کر سکیں جیسے (خَوْفٌ اور بَیْتٌ) =

انحراف

مشابہت

انحراف

انحراف کا لغوی معنی پھرنا یا لوٹنا ہے
جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف منحرفہ کہتے
ہیں حروف منحرفہ دو ہیں (ل اور ر) اس صفت کا مطلب یہ
ہے کہ ر کو ادا کرتے وقت زبان لام کے مخرج کی طرف پھرے
اور ل کو ادا کرتے وقت زبان ر کے مخرج کی طرف پھرے مگر
انحراف کی زیادتی سے بچیں ورنہ لام کی جگہ ر
اور ر کی جگہ لام ادا ہو جائے گا جیسے (واغفر لنا) کی
را اور لام۔

مشابہت تکرار

مشابہت تکرار کا لغوی معنی کسی
چیز کے بار بار ہونے کی طرح جس حرف میں یہ صفت پائی
جاتی ہے اس کو حرف مکرر کہتے ہیں حرف مکرر ایک ہے (ر)
اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ر کو ادا کرتے وقت زبان کا
سرا مائل بشت بردار تالوں پر لگے تو زبان کی نوک
میں کپکپی اور رعشہ پیدا ہوگا جس کی وجہ سے آواز تکرار سے
کچھ مشابہ ہوگی مگر تکرار کی حقیقت سے بچیں ورنہ
ایک ر کی جگہ کئی ر ادا ہو جائیں گے جیسے
(الرحمن) =

استطالت

استطالت کا لغوی
معنی دراز ہونا یا لمبا ہونا ہے جس حرف میں یہ صفت
پائی جاتی ہے اس کو حرف مستطلہ کہتے ہیں حرف مستطلہ
ایک ہے (ض) اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ حرف
مستطلہ یعنی ض کو ادا کرتے وقت حافہ لسان علیاء
سے بترتیب و تسلسل کے ساتھ لگے جس کی وجہ سے
ض کی آواز قدر لمبی ہوگی جیسے (والضحیٰ)
=
کی ضاد

ابتداء کی تین قسمیں

1) شروع قرات شروع سورت ۔
2) شروع قرات درمیان سورت ۔
3) درمیان قرات شروع سورت ۔

استعاذہ اور بسملہ کو وصل اور فصل سے پڑھنے کا بیان ۔

ابتداء کی پہلی قسم ۔

شروع قرات شروع سورت ۔

جب قرات کی ابتدا کسی سورت کے شروع سے کی جائے تو اسے شروع قرات شروع سورت کہتے ہیں ۔

شروع قرات شروع سورت میں استعاذہ اور بسملہ کو وصل اور فصل کے اعتبار سے پڑھنے کی چار قسمیں ہیں

1) وصل کل
2) فصل کل
3) فصل اول وصل ثانی
4) وصل اول فصل ثانی

(الغرض کی کلمہ)

وصل کل

وصل کل کا معنی ہے سب کو ملانا
یعنی استعاذہ کو بسملہ سے ملانا بسملہ کو شروع سورت سے
ملا کر پڑھنا ۔

فصل کل

فصل کل کے معنی ہے سب کو جدا کرنا یعنی
استعاذہ کو بسملہ سے جدا کرنا بسملہ کو شروع سورت سے جدا
کرنا ۔

فصل اوّل وصل ثانی

فصل اول وصل ثانی کا معنی
ہے پہلی کو جدا کرنا دوسری کو ملانا یعنی استعاذہ کو بسملہ سے
جدا کرنا اور بسملہ کو شروع سورت سے ملانا ۔

وصل اوّل فصل ثانی

وصل اول فصل ثانی کا
معنی ہے پہلی کو ملانا دوسری کو جدا کر یعنی استعاذہ کو بسملہ
سے ملانا اور بسملہ کو شروع سورت سے جدا کرنا ۔

شروع قرات درمیان سورت

ابتداء کی دوسری قسم کی تعریف

جب قرات کی ابتدا سورت کے درمیان سے کی جائے تو اسے شروع قرات درمیان سورت کہتے ہیں

شروع قرات درمیان سورت

شروع قرات درمیان سورت میں استعاذہ ضروری ہے اور بسملہ کے پڑھنے میں اختیار ہے شروع قرات درمیان سورت میں استعاذہ اور بسملہ دونوں پڑھی جائے تو وصل اور فصل کے اعتبار سے پڑھنے کی چار قسمیں ہیں۔

دو جائز ہیں دو ناجائز ہیں۔

1) فصل کل
1) وصل کل
2) وصل اول فصل ثانی = یہ دو قسمیں جائز ہیں
2) فصل اول وصل ثانی، یہ قسمیں ناجائز ہیں۔

دو جائز صورتیں

فصل کل

فصل کل کا معنی ہے سب کو جدا کرنا استعاذہ کو بسملہ سے جدا کرنا اور بسملہ کو شروع آیت سے جدا کر کے پڑھنا =

وصل اول فصل ثانی

وصل اول فصل ثانی کا معنی
ہے پہلی کو ملانا دوسری کو جدا کرنا یعنی استعاذہ کو بسملہ
سے ملانا اور بسملہ کو شروع آیت سے جدا کرکے پڑھنا۔

دو ناجائز صورتیں

وصل کل

وصل کل کا معنی سب کو ملانا
یعنی استعاذہ کو بسملہ سے ملانا اور بسملہ کو شروع آیت
سے ملا کر پڑھنا۔

فصل اول وصل ثانی

فصل اول وصل ثانی
کا معنی ہے پہلی کو جدا کرنا دوسری کو ملانا یعنی استعاذہ
کو بسملہ سے جدا کرنا اور بسملہ کو شروع آیت سے
ملا کر پڑھنا

ابتداء کی تیسری قسم

درمیان قراءت شروع سورت

پڑھتے پڑھتے کوئی سورت شروع ہو جائے تو اسے درمیان قراءت شروع سورت کہتے ہیں۔

ختم سورت کو بسملہ اور شروع سورت کو وصل اور فصل کے اعتبار سے پڑھنے کی چار قسمیں ہیں

1) وصل کل
2) فصل کل
3) فصل اول وصل ثانی
4) وصل اول فصل ثانی (یہ قسم ناجائز ہے)

وصل کل

ختم سورت کو بسملہ سے ملانا اور بسملہ کو شروع سورت سے ملانا۔

فصل کل

ختم سورت کو بسملہ سے جدا کرنا اور بسملہ کو شروع سورت سے جدا کرنا۔

فصل اوّل وصل ثانی

ختمِ سورت کو بسملہ سے جدا کرنا اور بسملہ کو شروعِ سورت سے ملا کر پڑھنا۔

وصل اوّل فصل ثانی

ختمِ سورت کو بسملہ سے ملانا اور بسملہ کو شروعِ سورت سے جدا کر کے پڑھنا۔

یہ قسم ناجائز ہے۔

س: کیوں ناجائز ہے۔

ج: کیونکہ بسملہ کا تعلق ختمِ سورت سے ہو جاتا ہے اور شروعِ سورت سے کٹ جاتا ہے اس سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ بسملہ کا تعلق ختمِ سورت سے ہے اس وہم کو دور کرنے کیلئے اس قسم کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

حروف جو پُر اور باریک پڑھے جاتے ہیں

حروف مستعلیہ ہر حالت میں پُر پڑھے جاتے ہیں ۔

حروف مستفلہ ہر حالت میں باریک پڑھے جاتے ہیں ۔

ان میں چار حروف ایسے ہیں جو کبھی پُر اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں ۔

الف سے پہلے حرف پُر ہو تو الف بھی پُر پڑھا جائیگا جیسے
(اَبْقَارُ) = اَبْصَارُ

واو مدہ سے پہلے پُر حرف ہو تو واو مدہ بھی پُر پڑھا جائیگا جیسے
(صُوْ صُوْ) =

اسم جلالت کا قانون

لفظ اَللّٰہ سے پہلے فتحہ یا ضمہ ہو تو (اَللّٰہ)
کا تشدید والا لام پُر پڑھا جائیگا ۔

نون ساکن اور نون تنوین کا بیان

نون ساکن اور نون تنوین کے چار قاعدے ہیں ۔

1) اظہار　　2) اخفاء
3) ادغام　　4) اقلاب

1) اظہار کی تعریف

اظہار کا لغوی معنی ہے ظاہر کرنا
ہر حرف کو اس کے اصلی مخرج سے مع جمیع صفات بغیر کسی تغیر کے اصلی حالت سے ادا کرنا ۔

2) اخفاء کی تعریف

اخفاء کا لغوی معنی ہے چھپانا
ہر حرف کو اس کے اصلی مخرج سے ادا نہ کرنا بلکہ پوشیدہ کر کے اس کی صفت غنہ کو بعد والے حرف سے ملا کر اس طرح پڑھنا کہ تشدید پیدا نہ ہونے پائے ۔

ادغام کی تعریف

ادغام کا لغوی معنی داخل کرنا

ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا

ایک ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں ملا کر اس طرح پڑھنا کہ وہ دونوں حرف مل کر ایک ایسا مشدد حرف بن جائے جو ایک ہی مرتبہ ادا ہو۔

اقلاب کی تعریف

اقلاب کا معنی ہے بدلنا۔

نون ساکن یا تنوین کو میم سے بدلنا۔

صفات لازمہ کا فائدہ

صفات لازمہ کا فائدہ یہ ہے کہ ایک مخرج کے
کئی حروف ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں
اور بعض صفات وہ ہیں جن کی سختی اور نرمی
کی وجہ سے انداز ادائے اہل عرب ہو جاتا ہے

صفات عارضہ کا فائدہ

صفات عارضہ کی وجہ سے حروف کی ادائیگی میں
زینت اور رونق پیدا ہوتی ہے

صفات عارضہ کی اقسام

صفات عارضہ کی تین اقسام ہیں

صِفاتِ عارضہ بالحُروف

صِفاتِ عارضہ بالحرکات

صِفاتِ عارضہ بالصِفات

صفات عارضہ بالحرف

صفات عارضہ کا سبب حرف ہو تو اسے صفات عارضہ بالحرف کہتے ہیں جیسے (مَنْ یَّقُوْلُ) اس مثال میں نون کا ادغام صفت عارضہ ہے اور اس کا سبب (ی) ہے

صفات عارضہ بالحرکت

صفات عارضہ کا سبب حرکت ہو تو اسے
صفات عارضہ بالحرکت کہتے ہیں جیسے (اَرَبَّتَ)
اس مثال میں ر کی تفخیم صفت عارضہ ہے
اور اس کا سبب ر کی حرکت فتحہ ہے

صفات عارضہ بالصفت

صفات عارضہ کا سبب صفت ہو تو اسے صفات عارضہ
بالصفت کہتے ہیں جیسے مِرْصَادًا اس مثال میں ر
کی تفخیم صفت عارضہ ہے اور اس کا سبب
ص کی صفت اطباق ہے ۔

میم ساکن کا بیان

میم ساکن کے 3 تین [redacted] قاعدے ہیں

1. اظہار شفوی۔
2. اخفاء شفوی۔
3. ادغام شفوی۔

اظہار شفوی

میم ساکن کے بعد ب م ا کے علاوہ کوئی اور حرف آجائے تو وہاں میم ساکن کا اظہار شفوی ہوگا۔

اخفاء شفوی

میم ساکن کے بعد حرف ب آجائے تو وہاں میم ساکن کا اخفاء شفوی ہوگا۔

ادغام شفوی

میم ساکن کے بعد دوسرے میم آجائے تو وہاں میم ساکن کا ادغام شفوی ہوگا۔

نون ساکن اور میم ساکن کے اخفاء میں فرق

نون مخفاء

نون مخفاء کا تعلق اپنے اصلی مخرج سے ضعیف
اور خیشوم سے کامل ہوتا ہے ۔

میم مخفاء

میم مخفاء کا تعلق اپنے اصلی مخرج سے اضعف
اور خیسوم سے کامل ہوتا ہے ۔

ادغام کا بیان

ادغام کی کل پانچ (۵) قسمیں ہیں۔

1) ادغام تام، مکمل
2) ادغام ناقص، نامکمل
3) ادغام مثلین
4) ادغام متجانسین
5) ادغام متقاربین

ادغام کی تین شرائط ہیں۔

1) ثبوتِ روایت
2) مُدغم کا ساکن ہونا
3) مُدغم فِیہ کا متحرک ہونا

مدغم اور مدغم فیہ کے اعتبار سے ادغام کی تین قسمیں ہیں۔

یا سبب کے اعتبار سے ادغام کی تین قسمیں ہیں۔

1) ادغام مثلین ۔
2) ادغام متجانسین ۔
3) ادغام متقاربین ۔

س) ادغام واجب کب ہوتا ہے؟

ج) جب مثلین اور متجانسین کا پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام واجب ہوگا۔

ادغام تام

تام کا معنی ہے مکمل ہونا مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کیا جائے کہ مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے تو اس کو ادغام تام کہتے ہیں

جیسے: اِذْ ذَّهَبَ

ادغام ناقص

ناقص کا معنی ہے نا مکمل ہونا مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کیا جائے کہ مدغم کی کوئی صفت باقی رہے تو اس کو ادغام ناقص کہتے ہیں

جیسے ۔ بَسَطتَّ

ادغام مثلین

اگر مدغم اور مدغم فیہ کا مخرج اور صفات دونوں ایک ہوں تو اس کو ادغام مثلین کہتے ہیں

جیسے ۔ اِذْذَّهَبَ

ادغام متجانسین

اگر مدغم اور مدغم فیہ کا مخرج ایک ہو اور صفات ایک نہ ہو تو اس کو ادغام متجانسین کہتے ہیں

جیسے ۔ اِذْظَّلَمُوْ

ادغام متقاربین

اگر مدغم اور مدغم فیہ کا مخرج اور صفات دونوں ایک نہ ہوں تو اس کو ادغام متقاربین کہتے ہیں

جیسے، قُل رَّبِّ

کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی دو قسمیں ہیں

1) ادغام تام
2) ادغام ناقص

ادغام ناقص کیا ہوتا ہے

ط، کا ادغام ت، میں، ن کا و اور ی، میں ناقص ہے ۔ =

ن، کا ادغام م، میں اور ق، کا ک میں مختلف ہے ۔ =

ان کے علاوہ باقی سارے ادغام تام ہیں

س: نون کا ادغام میم میں کیوں مختلف ہے

ج: نون کا ادغام میم میں مختلف ہے اس میں اختلاف
ہیں کچھ قرا کے نزدیک تام اور کچھ قرا
کے نزدیک ناقص ہے جو کہتے کہ غنہ نون کا
ہے ان کے نزدیک ناقص ہے اور جو کہتے ہیں
کہ غنہ میم کا ہے ان کے نزدیک تام ہے

مد کا بیان

مد کا معنی کھینچنا ہے

مد کی تعریف

حروف مدہ کی آواز کو اس کی اصل مقدار سے زیادہ کھینچنے کو مد کہتے ہیں

مد کرنے سے پہلے دو چیزوں کا جاننا ضروری ہے

1) محل مد
2) سبب مد

محل مد دو ہیں

1) حروف مدّہ
2) حروف لین

سبب مد دو ہیں

1) ہمزہ
2) سکون

سکون، ہمزہ

ابتدا مد کی دو قسمیں:

1) مد اصلی (
2) مد فرعی (

مد اصلی کی تعریف

حرف مد کے بعد ہمزہ اور سکون نہ ہوں تو مد اصلی ہوگی مد اصلی کی مقدار ایک الف ہے اور ایک الف کی مقدار دو حرکت کے موافق ہے
جیسے اُوْتِیْنَا

مد فرعی کی تعریف

حرف مدہ یا لینہ کے بعد ہمزہ اور سکون ہوں تو مد فرعی ہوگی۔

جیسے: جَآءَ

مد فرعی کی (۹) قسمیں ہیں

1) مد متصل

2) مد منفصل

3) مد لازم کلمی مثقل

4) مد لازم کلمی مخفف

5) مد لازم حرفی مثقل

6) مد لازم حرفی مخفف

7) مد عارض وقفی

8) مد لین لازم

9) مد لین عارض

مد متصل

متصل کا معنی ہے ملنے والا حرف مد کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو مد متصل ہوگی۔

جیسے ۔۔۔ جَآءَ

نوٹ

اس کو مد واجب بھی کہتے ہیں اس کی مقدار توسط ہے توسط کی مقدار دو الف ڈھائی الف چار الف ہے۔

مد منفصل

منفصل کا معنی ہے جدا ہونے والا حرف مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو مد منفصل ہوگی۔

جیسے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

نوٹ اس کو مد جائز کہتے ہیں اس کی مقدار بھی توسط ہے۔

سکون کی دو قسمیں ہیں

1) سکون لازم
2) سکون عارض

سکون لازم

سکون لازم اس سکون کو کہتے ہیں جو وقف اور وصل دونوں حالتوں میں پڑھا جائے
جیسے اَلَمْ نَشْرَحْ

سکون عارض

سکون عارض اس سکون کو کہتے ہیں جو متحرک حرف پر وقف کرنے کی وجہ سے حاصل ہو

جیسے (تَعْلَمُوْنَ سے تَعْلَمُوْنْ)

سکون لازم کی دو قسمیں ہیں

1) سکون لازم بشکل تشدید
2) سکون لازم بشکل جزم

مد لازم کلمی مثقل

حرف مد کے بعد سکون لازم بشکل تشدید کلمات قرآن میں سے ہوں تو اس کو مد لازم کلمی مثقل کہتے ہیں

جیسے دآبّۃ

مد لازم کلمی مخفف

حرف مد کے بعد سکون لازم بشکل جزم کلمات قرآن میں سے ہوں تو اس کو مد لازم کلمی ~~مثقل~~ مخفف کہتے ہیں۔

جیسے آلْئٰنَ

مدلازم حرفی مثقل

حرف مد کے بعد سکون لازم بشکل تشدید حروف مقطعات میں سے ہو تو اس کو مدلازم حرفی مثقل کہتے ہیں جیسے (الٓمّٓ) میں لام کی مد۔

مدلازم حرفی مخفف

حرف مد کے بعد سکون لازم بشکل جزم حروف مقطعات میں سے ہو تو اس کو مدلازم حرفی مخفف کہتے ہیں جیسے (قٓ، نٓ، صٓ)

مدعارض وقفی

حرف مد کے بعد سکون لازم عارض ہو تو اس کو مدعارض وقفی کہتے ہیں جیسے تَعْلَمُوْنْ

مدلین عارض

حرف لین کے بعد سکون عارضی ہو تو اسے مدلین عارضی کہتے ہیں جیسے قریش

مدلین لازم

حرف لین کے بعد سکون لازم ہو تو اسے مدلین لازم کہتے ہیں (جیسے
حٰمۤ عۤسۤقۤ کۤھٰیٰعۤصۤ

نوٹ مدلازم کلمی مثقل، اور کلمی مخفف اور مد لازم حرفی مثقل اور حرفی مخفف ان چاروں کی مقدار طول طول کی مقدار تین الف یا پانچ الف ہے

مد عارض وقفی کی مقدار طول، توسط قصر بہتر **طول**

مدلین عارض کی مقدار طول، توسط قصر، بہتر قصر ہے

مدلین لازم میں طول افضل ہے پھر توسط کا درجہ ہے قصر نہایت ہی ضعیف ہے

مدّات کے قوت وضعف کے اعتبار سے درجات

س) مد کے (6 چھ) درجے ہیں

ج)

1) پہلا درجہ مد لازم کا ہے
2) دوسرا درجہ مد متصل کا ہے
3) تیسرا درجہ مد لین لازم کا ہے
4) چوتھا درجہ مد عارض وقفی کا ہے
5) پانچواں درجہ مد منفصل کا ہے
6) چھٹا درجہ مد لین عارض کا ہے

مد کے اصول

مد کے تین اصول ہیں

1) ایک محفل کی قرأت میں ایک مد کئی جگہ جمع ہوں تو پڑھنے میں سب کو برابر پڑھنا چاہیے۔

2) ایک محفل کی قرأت میں کئی مدات جمع ہوں تو ضعیف کو قوی پر ترجیح نہیں ہونی چاہیے

3) ایک محفل کی قرأت میں ساری وجہوں کا جمع کرنا جائز نہیں لیکن فائدہ پہنچانے یا لینے کی غرض سے ساری وجہوں کا جمع کرنا جائز ہے

ایک حرف میں مد متصل اور مد عارض جمع ہونے کی صورت اور اس کا حکم۔

یَشَاۤءُ اور یَشَاۤءُ

مد متصل کے ہمزہ پر وقف بالاسکان اور وقف بالاشمام کیا جائے تو اس میں طول اور توسط جائز ہے

قصر جائز نہیں ایسی صورت میں اگر قصر کریں
تو مد متصل کا توسط ادا نہ ہوگا جو کہ واجب
ہے اگر طول کریں تو ادا ہو جائیگا۔

سورۃ آلِ عمران کے شروع میں الٓمّٓ اللّٰہُ
کو جب ملا کر پڑھا جائے تو ہمزہ وصلی کو گرا کر
پڑھیں گے میم میں مد کرنا اور نہ کرنا دونوں
طرح جائز ہے سکون لازم کا اعتبار کریں
تو مد کرنا جائز ہے فتحہ عارضی کا اعتبار
کریں تو قصر جائز ہے لیکن احتیاط چاہئے کہ
میم مشدد نہ ہو۔

وقف کا بیان

محل کے اعتبار سے وقف کرنے کی چار قسمیں ہیں

1) وقف تام "" مکمل ہونا)
2) وقف کافی "" کفایت کرنے والا)
3) وقف حسن "" اچھا)
4) وقف قبیح "" برا)

وقف تام

مکمل ہونا

ایسی جگہ وقف کرنا کہ موقوف علیہ کا مابعد سے لفظی و معنوی تعلق نہ ہو تو اسے وقف تام کہتے ہیں جیسے "هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا"

وقف کافی

کفایت کرنے والا

ایسی جگہ وقف کرنے کہ موقوف علیہ کا مابعد سے لفظی تعلق نہ ہو معنوی ہو تو اسے وقف کافی کہتے ہیں جیسے
رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

وقف حسن (اچھا)

ایسی جگہ وقف کرنا کہ موقوف علیہ کا
مابعد سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق
ہوں تو اس وقف حسن کہتے ہیں (اس بات کی سمجھ آجائے)
مثلاً تمام تعریفیں اللہ
الحمد للہ
تعالیٰ کیلئے ہے۔

جس آیت پر (ۗ) ہو اس پر وقف حسن ہوتا ہے

حکم

وقف حسن کریں تو اس کی
دو صورتیں ہیں۔

1. اگر وقف حسن آیات کے درمیان میں ہو تو
اعادہ ضروری ہے۔

2. اگر وقف حسن آیت پر ہو تو مابعد سے ابتداء
کی جائے گی ۔ اعادہ ضروری نہیں

وقفِ قبیح
نمبر ۱

ایسی جگہ وقف کرنا کہ موقوف علیہ کا مابعد سے لفظی و معنوی دونوں تعلق ہو اور بات کی سمجھ نہ آئے ایسے وقف کو وقفِ قبیح کہتے ہیں (حسب الحکم) تمام تعریفیں ۔۔

وقفِ قبیح اختیاراً جائز نہیں اور اضطراراً جائز ہے

علاماتِ وقف

آیات پر وقف کرنا سنت ہے اور تمام اوقاف سے زیادہ پسندیدہ ہے اس کے بعد م کا مرتبہ ہے جس کو وقف لازم کہتے ہیں اس کے بعد ط کا مرتبہ ہے جس کو وقف مطلق کہتے ہیں اس کے بعد ج کا مرتبہ ہے جس کو وقف جائز کہتے ہیں اس کے بعد ز کا مرتبہ ہے جس کو وقف مجوّز کہتے ہیں اس کے بعد ص کا مرتبہ ہے جس کو وقف مرخص کہتے ہیں ان علامات وقف میں سے اگر کسی جگہ پر وقف کر لیا جائے تو ماقبل سے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مابعد سے ابتداء کی جائے گی۔ اگرچہ آیت لا ہو۔
ان علامات کو معتبرہ کہتے ہیں۔

رے پُر اور باریک پڑھنے کی (14) حالتیں

رے پُر ہونے کی (9) حالتیں ہیں

1) رے پر فتحہ ہو تو رے پُر ہوگی
جیسے (رَسُوْلُ، رَبَّنَا)

2) رے پر ضمہ ہو تو رے پُر ہوگی جیسے رُبَمَا

3) رے ساکن ماقبل پر فتحہ ہو تو رے پُر
ہوگی جیسے وَالْاَرْضِ

4) رے ساکن ماقبل پر ضمہ ہو تو رے پُر
ہوگی جیسے تُرْسَلُوْنَ

5) رے ساکن ماقبل کسرہ عارضی ہو تو رے
پُر ہوگی جیسے اِرْجِعِیْ

6) رے ساکن ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو تو رے
پُر ہوگی جیسے مَنِ ارْتَضٰی

7) رے ساکن ماقبل کسرہ اصلی اسی کلمہ میں ہو اور
مابعد حروف مستعلیہ اسی کلمہ میں ہو تو
رے پُر ہوگی جیسے مِرْصَادً

8) رء ساکن ماقبل یا کے علاوہ ساکن ماقبل پر فتحہ یا ضمہ ہو تو رء پر ہوگی جیسے وَالْفَجْرِ

9) رء ساکن ماقبل ساکن ماقبل پر فتحہ یا ضمہ ہو تو رء پر ہوگی جیسے فَخُوْرٌ ، وَالْفَجْرِ

رء باریک ہونے کی 5 حالتیں

1) رء کے نیچے کسرہ ہو تو رء باریک ہوگی جیسے اَدْرِیْ ۝

2) رء ساکن ماقبل کسرہ اصلی اسی کلمہ میں ہو اور مابعد حروف مستعلیہ نہ ہو تو رء باریک ہوگی جیسے فِرْعَوْنَ ۝

3) رء ساکن ماقبل یا ساکن ہو تو رء باریک ہوگی جیسے خَبِیْرٌ ۝

4) رء امالہ والی باریک ہوگی جیسے مَجْرٖهَا ۝

5) رء ساکن ماقبل ساکن ماقبل پر کسرہ ہو تو رء باریک ہوگی جیسے ذِکْرٌ ۝ بَصِیْرٌ ۝

سکتہ کا بیان

سکتہ کا معنی چپ رہنا خاموش رہنا

سکتہ کی تعریف

وقف کی مثل آواز بند کرکے بغیر سانس توڑے تھوڑی دیر کیلئے ٹھہرنا اور پھر اسی سانس کے ساتھ آگے پڑھنے کو سکتہ لطیفہ قلیلہ کثیرہ بھی کہتے ہیں

سکتہ کی دو اقسام ہیں

1) سکتہ جائز
2) سکتہ واجب

امام حفص کی روایت کے مطابق چار جگہ پر سکتہ واجب ہے وصل کی حالت میں۔

1) سورۃ کہف میں " عِوَجًا کے الف پر
2) سورۃ یٰسین میں " مِنْ مَّرْقَدِنَا کے الف پر
3) سورۃ قیامہ میں " وَقِيْلَ مَنْ کے نون پر
4) سورۃ المطففین میں " كَلَّا بَلْ کے ل پر

اور چار جگہ پر سکتہ جائز ہے

سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف میں دو جگہ "ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا" کے الف پر
اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا کے و پر

سُوْرَۃُ یُوْسُف میں اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا کے الف پر
سُوْرَۃُ قَصَص میں يُصْدِرَ الرِّعَآءُ کے ہمزہ پر

لفظ لَاتَأْمَنَّا

سورۃ یوسف میں لفظ لَاتَأْمَنَّا ہے

لفظ	اصل
لَاتَأْمَنَّا	لَاتَأْمَنُنَا

امام حفص کی روایت کے مطابق حالت وصل میں حرف لَاتَأْمَنَّا کو پڑھتے ہوئے ادغام کریں تو اشمام ضروری ہے جیسے لَاتَأْمَنَّا

امام حفص کی روایت کے مطابق حالت وصل میں حرف لَاتَأْمَنَّا کو پڑھتے ہوئے اظہار کریں تو روم ضروری ہے جیسے لَاتَأْمَنُنَا

دو ہمزوں کے جمع ہونے کا بیان

جب دو ہمزے جمع ہو جائیں تو ان کے پڑھنے کے چار قاعدے ہیں:

1) تحقیق

2) ابدال

3) تسہیل

4) حذف

تحقیق

تحقیق کا لغوی معنی ثابت رکھنا
ہمزہ کو ثابت رکھ کر خوب صاف کر کے پڑھنے کو تحقیق کہتے ہیں۔

جب دو ہمزے قطعی متحرک جمع ہو جائیں تو دونوں تحقیق کے ساتھ پڑھے جائیں گے جیسے ءَاَنذَرتَهُم سوائے سورت فصلت کے لفظ ءَاَعجَمِيٌّ کے دوسرے ہمزہ پر تسہیل کرنا واجب ہے

ابدال

ابدال کا لغوی مع
اصطلاح تجوید میں
کی حرکت کے
ابدال کہتے ہیں

جب دو ہمزے
دوسرا ساکن ہو
ساتھ پڑھنا

لفظ

ءَامَنُوا

اِیمَانًا

اُوتُمِنَ

اِبدال

ابدال کا لغوی معنیٰ بدلنا ہے۔
اصطلاح تجوید میں ہمزہ کو اس کے ماقبل ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف مدّ سے بدل دینے کو ابدال کہتے ہیں

جب دو ہمزے جمع ہو جائیں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو ابدال کے ساتھ پڑھنا واجب ہے

لفظ	اصل
اُومِنُوْا	اُءْمِنُوْا
اِیْمَانًا	اِءْمَانًا
اُوْتُمِنَ	اُءْتُمِنَ

اور اسی طرح سورۃ اَحقاف کے لفظ اِئْتُونِی فِی السَّمٰوٰتِ ""
پر وقف کرکے آگے سے ابتداء کی جائے تو
اِیْتُونِی پڑھا جائے گا کیونکہ اصل میں اِئْتُونِی تھا

اور اگر پیچھے سے ملا کر وصل کریں تو
فِی السَّمٰوٰتِ، ئْتُونِی پڑھا جائے گا کیونکہ پہلا ہمزہ
وصلی جو کہ حرف ہو جائے گا۔

تسہیل

تسہیل کا معنی ہے آسان بنانا:
ہمزہ کو ہمزہ اور الف کی درمیانی حالت
میں پڑھنے کو تسہیل کہتے ہیں

تسہیل کی دو قسمیں ہیں

1) تسہیل واجب
2) تسہیل جائز

1) تسہیل واجب:

سورۃ فُصِّلَت کے لفظ "ءَاَعْجَمِيٌّ" کے دوسرے ہمزے پر تسہیل کرنا واجب ہے

2) تسہیل جائز

یہ سورۃ انعام میں دو جگہ آیا ہے
"ءَآلذَّكَرَيْنِ"۔

سورۃ یُونُس میں ہے "ءَآلْـٰٔنَ" "ءَآللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ"۔

سورۃ نَمل میں ہے "ءَآللّٰهُ خَيْرٌ"۔

سورۃ نَمل میں اور ان تینوں کلمات میں
تسہیل اور ابدال دونوں جائز ہیں
لیکن ابدال بہتر ہے

لفظ	اصل
ءَآلذَّكَرَيْنِ	ءَاَلذَّكَرَيْنِ
ءَآلْـٰٔنَ	ءَاَلْـٰٔنَ
ءَآللّٰهُ	ءَاَللّٰهُ

حذف

حذف کا معنی چھوڑنا ختم کرنا

تعریف دو کلموں کے درمیان ہمزہ وصلی آجائے تو ہمزہ کو گرا کر یا ختم کر کے پڑھنے کو حذف کہتے ہیں

جیسے الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم

لام تعریف کا بیان

لام تعریف اَل کے لام کو کہتے ہیں
جو اسم کے شروع میں آتا ہے

لام تعریف کے دو قاعدے ہیں

1) اظہار قمری

2) ادغام شمسی

اظہار قمری

لام تعریف کے بعد حروف قمریہ میں سے کوئی حرف آئے تو لام تعریف کا اظہار قمری ہوگا۔
حروف قمریہ چودہ ہیں جن کا مجموعہ
اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيمَهُ ۔

جیسے اَلْاَرْضُ

ادغام شمسی

لام تعریف کے بعد حروف شمسیہ میں سے کوئی حرف آئے تو لام تعریف کا ادغام شمسی ہوگا۔

حروف شمسیہ چودہ ہیں

حروف قمریہ اور کے علاوہ =

س حروف قمریہ کو قمریہ کیوں کہتے ہیں

ج قمر چاند کو کہتے ہیں ان حروف کو چاند کے ساتھ
مشابہت ہے اس لحاظ سے کہ چاند کے آجانے سے
ستارے چھپتے نہیں بلکہ ظاہر رہتے ہیں اسی طرح
اگر لام تعریف کے بعد حرف قمری آجائے تو
لام بھی اس میں مدغم نہیں ہوتا بلکہ ظاہر رہتا ہے
اس لئے ان حروف قمریہ کہتے ہیں

س حروف شمسیہ کو شمسیہ کیوں کہتے ہیں

ج شمس سورج کو کہتے ہیں ان حروف کو سورج کے ساتھ
مشابہت ہے اس لحاظ سے کہ جس طرح سورج کے
آجانے سے ستارے ظاہر نہیں رہتے بلکہ چھپ
جاتے ہیں اسی طرح اگر لام تعریف کے بعد حروف
شمسی آجائے تو لام بھی اس میں مدغم ہوکر چھپ
جاتا ہے اس لیے ان حروف شمسیہ کہتے ہیں

تماثل فی الرسم کا بیان

تماثل فی الرسم: لکھائی میں حروف کا ہم شکل ہونا۔

تماثل فی الرسم کا قانون

کسی ایک کلمہ میں دو یا دو سے زائد ہم شکل حروف علت جمع ہوں تو ایک رسم ایک لکھتے ہیں باقیوں کو رسماً محذوف کر دیتے ہیں

تماثل فی الرسم کا حکم:

جو حرف تماثل فی الرسم کی وجہ سے نہ لکھا جائے وقف اور وصل دونوں حالتوں میں پڑھا جائے گا

(اصل)	(رسم)
لِتَسْتَوٗوْا	لِتَسْتَوٗا
تَلْوٗوْا	تَلْوٗا
مَآاً	مَآءً
سَوَآاً	سَوَآءً
تَرَآاَا	تَرَآءَ
شَیْاًا	شَیْئًا

ضمیمہ ،،

ضمیمہ فاعلی

ضمیمہ فاعلی بعد میں
ملائی گئی عبارت ،،

ہائے فاعلی

ادغام [illegible]

متیاشتین

ہائے کنایہ

ہائے کا معنی ہے ..... حرف ہا
کنایہ کا معنی ہے ..... اشارہ
ضمیر کا معنی ہے ..... پوشیدہ اشارہ

تعریف ... وہ ہا جو کنایہ کے طور پر استعمال کی جاتی ہے اسے ہائے ضمیر کہتے ہیں

یہ لفظ کے آخری حرف کے بعد ہوتی ہے اور لفظ کے ساتھ ملی ہوتی ہے

ہائے ضمیر کی ضرورت

کوئی اسم ظاہر عبارت میں گزر جائے تو اس اسم ظاہر کو دوبارہ ذکر کرنا مقصود ہو تو بجائے وہ اسم لکھنے کے ہائے ضمیر لکھ دی جاتی ہے

ہائے ضمیر کے دو قانون ہیں

ہائے ضمیر کی حرکت کا قانون ....
ہائے ضمیر کے مد کا قانون ...

ہائے ضمیر کی حرکت کا قانون

ہائے ضمیر کا ماقبل کسرہ یا یائے ساکنہ ہو تو
ہائے ضمیر مکسور ہوگی۔

جیسے :: بِہٖ اللّٰہ "اِلَیْہِ" فِیْہِ

چار جگہ ہائے ضمیر کسرہ کے قانون کے مستثنیٰ ہے

وَمَا اَنْسَانِیْهُ :: سورۃ کہف میں ::
عَلَیْهُ :: سورۃ فتح میں ::
اَرْجِهْ :: سورۃ سورۃ اعراف میں ::
فَاَلْقِهْ :: سورۃ نمل میں ::

ہائے ضمیر کا ماقبل فتحہ یا ضمہ یا یائے ساکنہ
کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہو تو ہائے ضمیر
مضموم ہوگی۔

جیسے سَمِعْتُمُوْهُ

ایک جگہ ہائے ضمیر ضمہ کے قانون کے مستثنیٰ
یعنی الٹا ہے

یَتَّقْهِ سورۃ نور میں

ہائے ضمیر کے متعلق قانون

ہائے ضمیر کے ساتھ اتنی آواز ادا کرنا کہ حرف مدہ پیدا ہو جائے۔

ہائے ضمیر اگر مکسور ہو تو اس کے بعد ایک یا مدہ زیادہ پڑھنی چاہئے۔ جیسے بِظُلْمِہٖ اِلَّا۔

ہائے ضمیر اگر مضموم ہو تو اس کے بعد ایک واؤ مدہ زیادہ پڑھنا چاہئے۔ جیسے وَرَسُوْلُہٗ۔

ہائے ضمیر کا ماقبل اور مابعد دونوں حرف متحرک ہوں تو ہائے ضمیر میں صِلہ ہوگا۔
جیسے مِنْ رَبِّہٖ وَارْضُوْ مُشْتُوْن۔

ہائے ضمیر ایک جگہ صلے کے قانون کے مُسْتَثْنٰی ہے
جیسے یَرْضَہُ لَکُمْ

تَرْکِ صِلہ

ہائے ضمیر کا ماقبل یا مابعد ساکن ہو تو ہائے ضمیر میں صِلہ نہ ہوگا۔ جیسے یُعَلِّمُہُ اللّٰہُ

ایک جگہ ہائے ضمیر ترک صلہ کے قانون کے مُسْتَثْنٰی ہے جیسے فِیْہٖ مُہَانًا سُوْرَۃ فُرْقَان میں

اجتماعِ ساکنین کا بیان

اجتماع کا معنی : جمع ہونا

ساکنین کا معنی : دو ساکن

اجتماعِ ساکنین کا معنی دو ساکن حرف کا جمع ہونا۔

اجتماعِ ساکنین کی دو قسمیں ہیں

1) اجتماعِ ساکنین علیٰ حدّہٖ
2) اجتماعِ ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ

اجتماعِ ساکنین علیٰ حدّہٖ

اجتماعِ ساکنین علیٰ حدّہٖ اپنے حد پر قائم ہوتا دو ساکن حرف اس طرح جمع ہوں کلمہ ایک ہو پہلا حرف مدّہ ہو تو اس کو اجتماعِ ساکنین علیٰ حدّہٖ کہتے ہیں۔ یہ قسم جائز ہے۔

جیسے الٓمّٓ

جیسے دَآبَّۃٌ

جیسے اَتُحَآجُّوْنِّیْ

اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی تین قسمیں

(1)

دو ساکن حرف اس طرح جمع ہو پہلا ساکن حرف مدہ ہو کلمہ ایک نہ ہو تو حرف مدہ کو حذف کر کے پڑھیں گے ۔۔۔
جیسے وَاسْتَبَقَا الْبَابَ ۔۔۔ وَفِي الْاَرْضِ

(2) دو ساکن حرف اس طرح جمع ہوں کہ پہلا حرف مدہ نہ ہو کلمہ ایک ہو ۔۔
جیسے ۔۔۔ قَدْرْ ۔۔ یُسْرْ عَشْرْ

یہ قسم وقف کی حالت میں پڑھی جاتی ہے
اور وقف کی حالت میں جائز ہے

(3)

دو ساکن حرف اس طرح جمع ہو پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو اور کلمہ ایک نہ ہو تو پہلے ساکن حرف کو حرکت دے کر پڑھیں گے ۔۔۔

جیسے ۔۔

رَبِّ مُشْفِقُوْ ۔۔
مِنَ الْاَرْضِ

اجتماع ساکنین علی غیر حدہ

حرکت دینے کے اعتبار سے
کی تیسری قسم میں
تین قسمیں ہیں

(1)

پہلا ساکن اگر مِن کا نون یا الٓمّٓ کا میم ہو تو
فتح دینگے
جیسے مِنَ الْاَرْضِ، الٓمّٓ اللّٰہُ

(2)

پہلا ساکن اگر میم جمع یا واؤ لین جمع کا ہو تو
ضمہ دینگے
جیسے عَلَیْکُمُ النَّارُ، لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ
ان کے علاوہ باقی کو کسرہ دینگے ۔۔

(3)

جس کلمے کے آخری حرف پر تنوین یا اس کے
بعد کے کلمے کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو تو وصل کی
حالت میں ہمزہ وصلی کو حذف کر دیں گے

تو اجتماع ساکنین علی غیر حدہ واقع ہو گا قانون کے مطابق نون کو کسرہ دے کر پڑھیں گے
جیسے
قَدِیْرُنِ الَّذِیْ ، خَبِیْرُنِ الْوَصِیَّۃ
اس نون کو نون قطنی کہتے ہیں

اجتماع ساکنین علی حدہ کا حکم

دو ساکنوں کو باقی رکھ کر پڑھنا جائز ہے

مطلب اس میں تبدیلی نہیں کرنی

اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کا حکم

دو ساکنوں کو باقی رکھ کر پڑھنا ناجائز ہے

پہلے ساکن حرف کو حذف کرنا ہے

قرآن پاک میں تین جگہوں پر اَیُّھَا اَلِف کے بغیر آیا ہے

1) سُوْرَۃ نُوْر میں ...

اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ

2) سُوْرَۃ زُخْرُف میں ...

اَیُّہَ السّٰحِرُ

3) سُوْرَۃ رَحْمٰن میں ...

اَیُّہَ الثَّقَلٰنِ

حرکت نقل کرنا

نقل حرکت ::
حرف صحیح ساکن کے بعد ہمزہ متحرک
ہو تو ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ما قبل حرف کو
دے کر ہمزہ کو گرا دینگے ::
جیسے ::

قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَ افْلَحَ

صورت نقل حرکت ::
حقیقتاً نقل حرکت نہ ہو
لیکن صورت نقل حرکت جیسی ہو ::
جیسے ::

اَنِ مُشْوْ ہ اِنِ اُرْتَبْتُمْ

سورۃ حجرات میں لفظ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ "
درمیان کلام ہونے کی وجہ سے دونوں ہمزہ
وصلی حذف ہو جائیں گے تو اجتماع ساکنین
علی غیر حدہ واقع ہوگا۔
قاعدے کے مطابق لام کو کسرہ دینگے
اگر الاسم الفسوق سے ابتداء کی جائے تو ہمزہ
پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں طرح جائز ہے۔
پڑھنا اس لیے جائز ہے ہمزہ وصلی کلمہ کے شروع میں ہے
نہ پڑھنا اس لیے جائز ہے ہمزہ وصلی کی ضرورت
نہیں ہے = :: =

چار کلمات

سین اور صاد والے چار کلمات

قرآن پاک میں چار کلمات ایسے ہیں جن میں صاد کے اوپر چھوٹا سا سین لکھا ہوا ہے اور وہ یہ ہیں

1) یَبْصُطُ	سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ
2) بَصْطَۃً	سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف
3) اَلْمُصَیْطِرُوْنَ	سُوْرَۃُ الطُّوْر
4) بِمُصَیْطِرٍ	سُوْرَۃُ الْغَاشِیَہ

پہلے دو کلمات میں صرف سین اور تیسرے لفظ میں سین اور صاد دونوں اور چوتھے کلمات میں صرف صاد پڑھا جائے =

لفظ ضعف

سُوْرَۃُ رُوْم کے آخری رکوع میں لفظ ضعف تین بار آیا ہے اور تینوں الفاظ پر ضاد پر فتحہ اور ضمہ دونوں جائز ہیں مگر شرط یہ ہے کہ تینوں جگہ پر فتحہ پڑھنا چاہیے کسی پر فتحہ اور کسی پر ضمہ پڑھنا جائز نہیں

قانون:۔

نون ساکن اور تنوین کے ادغام کی کیا
شرط ہے؟۔

نون ساکن اور یرملون کا الگ الگ دو کلموں میں
ہونا شرط ہے

جیسے:۔
مَنْ یَّقُوْلُ اس میں مَنْ الگ کلمہ ہے
اور یَقُوْلُ الگ کلمہ ہے

یہ شرط صرف اِدْغام کیلئے ہے، اظہار، اخفاء،
اور اقلاب کیلئے نہیں ہے

اس قسم کے چار کلمات قرآن پاک میں آئے ہیں
جہاں پر اظہار مطلق ہو رہا ہے

دُنْیَا، بُنْیَانٌ، قِنْوَانٌ، صِنْوَانٌ۔

ان چاروں کلمات میں نون ساکن کے بعد
حروف یرملون ایک کلمے میں ہے

وقف میں رسم خط کا اتباع

وقف تابع رسم خط کے ہوتا ہے
جو کلمہ جس طرح لکھا گیا ہو وقف کی حالت
میں اسی طرح پڑھا جاتا ہے

قرآن پاک میں سات کلمات ایسے ہیں جن
کے آخر میں الف لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا
حالت وقف میں پڑھا جاتا ہے حالت وصل
میں نہیں پڑھا جاتا

1) اَنَا، 2) لٰکِنَّا، 3) الظُّنُوْنَا، 4) الرَّسُوْلَا،
5) السَّبِيْلَا، 6) سَلَاسِلَا، 7) قَوَارِيْرَا اسی طرح
جس کلمہ کے آخری میں کوئی حرف رسما
محذوف ہو تو وقف میں بھی محذوف ہوگا۔
جیسے "سورۃ نساء میں ہے "وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ"

1) اَنَا	،،،،	سُوْرۃ مُلک
2) لٰکِنَّا	،،،،	سُوْرۃ کہف
3) الرَّسُوْلَا	،،،،	سورۃ احزاب
4) الظُّنُوْنَا	،،،،	سورۃ احزاب
5) السَّبِيْلَا	،،،،	سورۃ احزاب
6) قَوَارِيْرَا ،، پہلا	،،،،	سورۃ دھر
7) سَلَاسِلَا	،،،	سورۃ دھر

وقف فما اٰتٰن اللہ

سورۃ نمل میں لفظ فما اٰتٰنِ ے اللہ ہے

اس کی ی بھی اگرچہ نہیں لکھی ہوئی کیونکہ یہ رسم خط مصحف عثمانی ہے اس طرح لکھا گیا ہے فما اٰتٰنِ اللہ اور بعد میں اجمیوں کی سہولت کی غرض سے نون کے اوپر خلاف قیاس ایک چھوٹی سی یا بھی لکھ دی گئی ہے
جیسے فما اٰتٰنِ ے اللہ۔

امام حفص نے حالت وصل میں اس یا کو مفتوح پڑھا ہے

اس یا کا پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں طرح جائز ہے

وصل کا اعتبار کرتے ہوئے یا پر وقف کرنا بھی جائز ہے
جیسے ۔۔۔ فما اٰتٰن

رسم کا اعتبار کرتے ہوئے اس یا کو نہ پڑھنا بھی جائز ہے

جیسے ۔۔ فما اٰتٰنِ اللہ

ہمزہ وصلی کی حرکت کا قانون

ساکن حرف سے ابتدا نہیں ہو سکتی ساکن حرف کو حرکت دینے کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں

اگر ہمزہ وصلی اسم کے شروع میں آجائے تو دو چیزوں کا جاننا ضروری ہے

1) لام تعریف "
2) ہمزہ وصلی "

اگر اسم کے شروع میں لام تعریف ہو تو ہمزہ وصلی کو فتح دینگے ، جیسے
اَلْحَمْدُ

اگر اسم کے شروع میں لام تعریف نہ ہو تو ہمزہ وصلی کو کسرہ دینگے ، جیسے
اِبْنُ قَاسِمٍ

ہمزہ وصلی سمیت فعل کے تیسرے حرف پر ضمہ اصلی ہو تو ہمزہ وصلی کو ضمہ دینگے جیسے
اُقْتُلُوْا

ورنہ کسرہ دینگے جیسے
اِفْتَحْ

قرآن مجید کو تجوید کے خلاف پڑھنے پر وعید

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سورۃ مزمل میں ارشاد فرمایا:

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

قرآن کریم کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآن کریم کو خوب آہستہ آہستہ پڑھا کرو اور جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا وہ گنہگار ہوگا

حدیث پاک میں ہے

رُبَّ قَارِئٍ لِلْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ

یعنی قرآن کریم کو پڑھنے والے بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے غلط پڑھنے پر قرآن کریم ان پر لعنت کرتا ہے

ظاہر ہے یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ نہیں پڑھتے یا پڑھ کر عمل نہیں کرتے۔۔

اور پھر قرآن مجید کو تجوید کے خلاف
پڑھنے سے بسا اوقات اور معنی بھی تبدیل
ہو جاتا ہے

مثلاً =

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
دو نقطے والے قاف سے اس کا معنی ہے
کہ دو کہ وہ اللہ ایک ہے

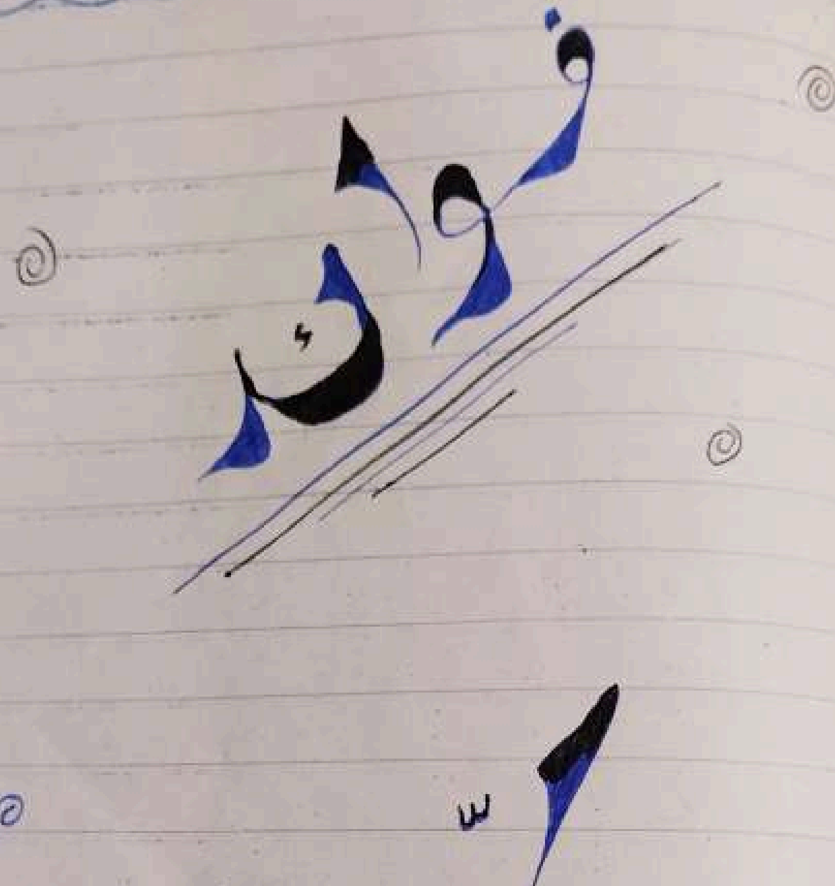
اور اس کو بغیر نقطے والے قاف سے پڑھنا

کُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
جیسا کہ
اس کا معنی ہو جائے گا
کھالو کہ وہ اللہ

ایک ہے

مَعَاذَ اللّٰہ

23-1-2021



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فوائد مکیہ کی وجہ تسمیہ

فوائد مکیہ کا معنی کیا ہے ؟

فوائد کی جمع فائدہ مکیہ کا معنی مکہ مکرمہ والے

تعریف: ان فوائد کا مجموعہ جو مکہ مکرمہ میں
رہتے ہوئے حاصل کیے

لمعات شمسیہ کا کیا معنی ہے

لمعات کا معنی ہے کیرن شمسیہ کا معنی ہے سورج
یعنی سورج کی کیرنے میں جس طرح سورج کی کیرنے سے
انسان کو رہنمائی ملتی ہے اس صاحب حاشیہ کو جب
مشکل کا سامنہ پڑتا تو حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالوی
قدس سرہ ان کی رہنمائی فرماتے جس طرح سورج انسان کی
رہنمائی کرتا ہے اس لیے صاحب حاشیہ نے اس کا نام لمعات
شمسیہ رکھا ہے

س) فوائد مکیہ کے مصنف کا نام کیا ہے؟

ج) حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن مکی قدس سرہ

س) حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن کی وفات کب ہوئی؟

ج) تقریباً ۵۰ سال تک اپنے فیض سے خرائج مخلوق کو علم دیتے رہے 70 سال سے زائد عمر میں 6 جمادی الاول 1349ھ عشاء کے وقت آپ کا وصال ہوا آپ کو محبوب گنج متصل وزیر لکھنو کے قبرستان میں دفن کیا گیا آپ کا آبائی وطن فرخ آباد کا قصبہ شمس آباد یا قائم گنج تھا۔

س) فوائد مکیہ کے مصنف نے علم تجوید کن اساتذہ سے تعلیم حاصل کی؟

ج) 1) حضرت مولانا قاری عبداللہ صاحب

2) مولانا قاری رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی

3) مولانا غازی صاحب

4) مولانا حسن کانپوری

س) فوائد مکیہ کے مصنف کے والد گرامی اور بھائیوں کے نام تحریر کریں؟

ج) فوائد مکیہ کے مصنف کے والد کا نام حاجی محمد بشیر خان تھا۔

مصنف صاحب کے تین بھائی تھے:

1) حضرت استاذ المجودین مولانا قاری عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ:

2) مولانا قاری نور محمد صاحب:

3) مولانا قاری حبیب الرحمن صاحب:

س) فوائد مکیہ کے مصنف صاحب کے مشہور پانچ شاگردوں کے نام تحریر کریں؟

1) قاری ضیاء الدین صاحب نارہ
2) قاری عبدالوحید الہ آباد
3) قاری عبداللہ صاحب فراد آبادی
4) قاری عبدالمالک صاحب
5) حضرت مولانا قاری محبوب علی صاحب

س: فوائد مکیہ کے مصنف صاحب نے جن مشہور کن کن مدارس میں فرائض سرانجام دیے؟

ج: 1 مدرسہ احیاء العلوم متصل سٹیشن الہ آباد

2 مدرسہ فرقانیہ

س: فوائد مکیہ کے مصنف صاحب کا انداز تدریس بیان کریں۔

ج: حضرت قاری صاحب کا پڑھانے کا انداز بڑا شاندار تھا قرآن کریم کی عظمت کا پہلو غالب رہتا حضرت قاری عبدالرحمن مکی صاحب کا پڑھانے کا انداز نہایت علمی اور عام فہم ہوتا ہے آپ ہر طالب علم کی استعداد اور صلاحیت کے مطابق پڑھاتے تھے۔

س: فوائد مکیہ کے مصنف صاحب کا انداز قراءت بیان کریں؟

ج: قاری عبدالرحمن صاحب کو لہجات میں بڑا عبور تھا کیونکہ تعلیم و استفادہ مکہ مکرمہ سے فرمایا تھا اس لیے حجازی حسینی اور دیگر عربی لہجوں پر دسترس حاصل تھی حجازی لہجے پر خصوصی زور دیتے

فوائد مکیہ کے مصنف کے بریلوی اور حنفی ہونے کے بارے میں کوئی دلیل پیش کریں

حضرت قاری عبدالرحمن صاحب مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہا سے بیعت تھے بعض حضرات بقول حضرت قاری صاحب حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سے بیعت تھے ۔

پہلی فصل

مُقَدَّمَۃ :- آگے کیا ہوا

مُقَدِّمَہ :- آگے ہونے والا ، آگے کرنے والا

مُقَدِّمَہ کی دو قسمیں ہیں

1. مقدمۃ الکتاب 2. مقدمۃ العلم

مقدمۃ الکتاب :- الفاظ کے اس مجموعہ کو کہتے ہیں جو آسانی، سہولت، اور بصیرت کیلئے اصل مقصود سے پہلے ذکر کیا گیا ہو - اور اصل مقصود سے گہرا تعلق اور ربط ہو

مقدمۃ العلم :- الفاظ کے اس مجموعہ کو کہتے ہیں جس پر شروع فی العلم موقوف ہو یعنی جس میں شروع ہونے والے علم کی تعریف. موضوع. غرض غایت اور موجد کا ذکر کیا گیا ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

ب۔ استعانت مدد طلب کرنا

اِسْم۔ نشان، علامت

اللّٰہ۔ اللہ کا ذاتی نام ہے

الرَّحْمٰن۔ بہت رحم فرمانے والا

الرَّحِیْم۔ ہمیشہ رحم فرمانے والے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

تمام تعریفیں خاص ہیں اللہ کیلئے وہ اللہ جو سارے جہانوں کو پالنے والا ہے

اَلْحَمْدُ۔ تمام تعریفیں

لِلّٰہِ اللہ ذاتی کیلئے

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تمام جہانوں کا رب

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

درود اور سلام اوپر رسولوں کے سردار

سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار اور ہمارے نبی اور شفاعت کرنے والے

محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وعلیٰ آلہ — اور ان کی آل پر
واصحابہ — اور صحابہ پر
وازواجہ — اور ازواج مطہرات پر

وذریاتہ اجمعین
آپ کی ساری امت پر سب پر

صلوٰۃ کے معنی:-

صلوٰۃ کے معنی بہت ہیں دعا نماز
وغیرہ لیکن جب صلوٰۃ کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو
رحمت نازل کرنا، فرشتوں کی طرف ہو تو مغفرت کی دعا کرنا
امت کی مغفرت کی دعا کرنا اور اگر انسانوں کی
طرف ہو تو درود پاک پڑھنا نزول رحمت
کی دعا کرنا ۔

اس کا خاتمہ ہو

ازواج زوج کی جمع ہے

اس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات جو امہات المومنین کے لقب سے سرفراز ہوئی

ان کے نام ۱۲ درج ذیل ہیں

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا
حضرت میمونہ بنت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت ریحانہ بنت شمعون رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں اختلاف ہے بعض آپ کو ازواج مطہرات میں شامل کرتے ہیں اور بعض لونڈیوں میں =

وَذُرِّیَّاتِہٖ ذریات ذریت کی جمع ہے

ذریت سے مراد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد نبی ہے جن کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں جن کے اسمائے کی تفسیر اس طرح ہے

1. حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
2. حضرت طیب یا طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
3. حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رسول کا معنی	بھیجا ہوا
مُرْسَل کا معنی	بھیجا ہوا
مُرْسِل کا معنی	بھیجنے والا

رسول کی تعریف۔ رسول اللہ کے اس برگزیدہ بندے کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کیلئے بھیجا ہو اور نئی شریعت بھی لے کر آئے

نبی کی تعریف۔ نبی اللہ تعالیٰ کے اس برگزیدہ بندے کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کیلئے بھیجا ہو چاہے وہ شریعت لے کر آئے یا نہ آئے۔

ضروری بمعنی فرض ہے اور اس کی فرضیت قرآن،
احادیث، اور اجماع امت تینوں سے ثابت ہے

1 قرآن سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے
وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا اس کی تفسیر حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے هُوَ تَجْوِيدُ الْحُرُوفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوفِ فرمائی ہے

2 احادیث مبارکہ سے جیسا کہ حضرت براء ابن عازب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ تم قرآن کریم کو
زینت دو اپنی آوازوں سے =

3 اجماع امت سے جیسا کہ وَالْأَخْذُ بِالتَّجْوِيدِ حَتْمٌ لَازِمٌ
مَنْ لَمْ يُجَوِّدِ الْقُرْآنَ آثِمٌ اور تجوید کا حاصل کرنا نہایت
ہی لازمی اور ضروری ہے جس شخص نے قرآن مجید کو
تجوید کے ساتھ نہ پڑھا وہ گنہگار ہے

لحن کی تعریف۔ قواعد تجوید کی پابندی کرتے ہوئے آواز کو خوبصورت بنا کر پڑھنے کو لحن کہتے ہیں

خوش آوازی سے قرآن مجید پڑھنے سے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بکثرت آئی ہیں
جن میں چند درج ذیل ہے =

1) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم
لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ =

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قرآن کریم کو خوش لحن آواز سے تلاوت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں =

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ
اپنی آوازوں کے ساتھ قرآن کریم کو مزین کرو =
اگر قواعد تجوید کے خلاف ہو ورنہ مکروہ ہے اگر لحن خفی لازم آئے اور اگر لحن جلی لازم آئے تو حرام ممنوع ہے

پڑھنا اور سننا دونوں کا ایک حکم ہے

لحن جلی حرام کیوں ہے
کلام اللہ میں تحریف ہو جاتی ہے یعنی تغیر اور تبدیل ہو جاتا ہے
اس لیے حرام ہے

لحنیں کے تین حکم ہے/ہیں

قوائد تجوید کی پابندی کرتے ہوئے عربی لہجے میں پڑھنا مستحسن عمل ہے ۔
قوائد

قوائد تجوید کے خلاف پڑھنے میں لحن جلی لازم آئے تو حرام ہے ۔

قوائد تجوید کے خلاف پڑھنے میں لحن خفی لازم آئے تو مکروہ ہے ۔

لحن خفی مکروہ کیوں ہے ؟
کلام اللہ کی زینت ختم ہو جاتی ہے اس لیے مکروہ ہے
لحن خفی کا حکم بیان کریں قراءِ کرام کے یہاں معیوب ہے
قرآن کریم کو اس قدر غلط پڑھنا کہ لحن جلی لازم آئے اس سے بسا اوقات معنی منشائے الٰہی کے خلاف ہو جاتے ہیں بلکہ کفر بھی (بعض اوقات) لازم آجاتا ہے اب چند صحیح اور تحریف شدہ کلمات اسکے معنی تحریر کیے جاتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ لحن جلی کرنے سے معنی کے اوپر تبدیلی آجاتی ہے

حروف اصلیہ : ایسے حروف کو کہتے ہیں جو ایک مخرج سے ادا ہو
حروف فرعیہ : ایسے حروف کو کہتے ہیں جو دو یا دو سے زائد مخارج سے ادا ہو جیسے تسہیل والا ہمزہ الف بالاتفاق فرعیہ ہے ۔

باب اول

فصل اول استعاذہ اور بسملہ کے بیان میں

قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے استعاذہ ضروری ہے
اور الفاظ اس کے یہ ہیں
(اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ) گو وہ اور طرح سے بھی
ثابت ہے مگر بہتر یہ ہے انہی الفاظ سے
استعاذہ کیا جائے۔

س قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے استعاذہ کرنے کے بارے
میں کیا دلیل ہے؟

ج قرآن مجید 14 سپارہ سورۃ نحل میں ہے کہ
فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
جب قرآن کریم پڑھنے کا ارادہ کرو اللہ کی پناہ
مانگو شیطان مردود سے۔

استعاذہ

استعاذہ کرنے میں قراء کرام کا اختلاف۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ استعاذہ قرأت کے آخر میں کیا جائے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ استعاذہ قرأت کے شروع میں کیا جائے

استعاذہ قرأت کے آخر میں کرنے والے کہتے ہیں

قرأت فعل ماضی کا صیغہ ہے اس آیت کا معنی ہو گا جب تم نے قرآن پڑھا پناہ مانگ اللہ کی شیطان مردود سے۔

ظاہر الفاظ یہی ثابت ہیں

محققین اور جمہور علماء کرام کے نزدیک استعاذہ قرأت کے شروع میں کیا جائے کیونکہ ماضی پر الفاظ جب إِذَا داخل ہوتا ہے تو ماضی کو مستقبل کے معنی میں تبدیل کر دیتا ہے

اس آیت کریمہ کا ترجمہ اس طرح ہو گا۔ جب قرآن کریم پڑھنے کا ارادہ کرو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

اس سے ثابت ہے کہ استعاذہ قرأت کے شروع میں کیا جائے۔

اعتراض؟

بعض علماء کرام نے استعاذہ کو واجب کیا ہے
وہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا جو حکم
ہوتا ہے اس سے مراد فرض یا واجب ہوتا ہے

اس لیے قرآن کریم کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے استعاذہ
کرنا فرض یا واجب ہے

جمہور علماء کرام کے نزدیک قرآن کریم کے شروع میں
استعاذہ کرنا سنت اور مستحب ہے
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے آخری حصے میں بیدار ہوئے
اور آسمان کی طرف نظر کر کے اس طرح تلاوت فرمائی
إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ
سے لے کر سورۃ کے آخر تک یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تعوذ نہ پڑھا اس کی دلیل ہے کہ یہ مستحب عمل ہے
فرض یا واجب نہیں ۔

اس الحدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر فرض یا
واجب ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہ چھوڑتے کیونکہ
فرض یا واجب ادا نہ کرنا گناہ ہے
اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تمام گناہ سے پاک ہیں اور
نبی تمام گناہ سے پاک ہوتے ہیں اس لیے جمہور علماء کرام
نے اس کو مستحب عمل کہا ہے

س جب استعاذہ واجب نہیں تو مصنف صاحب نے ضروری
کیوں کہا؟

ج اس کا جواب یہ ہے کہ استعاذہ کے حکم کے بارے میں جو
اختلاف ہیں وہ اعتقادی اختلاف ہیں

ماننے کے اعتبار سے اختلاف ہے

کوئی واجب سمجھ کر پڑھتا ہے کوئی سنت سمجھ کر
عملی طور پر سب پڑھتے ہیں

مثلاً چونکہ ضروری ہے استعاذہ کو سنت اور مستحب سمجھ کر پڑھنا
کیونکہ سنت اور مستحب سمجھ کر پڑھنے میں آسانی ہے

س: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کو استعاذہ کے پسندیدہ الفاظ کیوں کہا جاتا ہے؟

ج: ان الفاظ کو الفاظ وحی سے مطابقت تامہ ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر و بیشتر انہی الفاظ سے استعاذہ فرماتے دیگر علماء کرام نے بھی ان الفاظ کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔

س: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کے علاوہ دوسرے الفاظ سے استعاذہ کیوں جائز ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ عزوجل نے استعاذہ کرنے کا حکم فرمایا ہے لیکن قرآن کریم نے استعاذہ کے الفاظ خاص نہیں کیے صرف استعاذہ کرنے کا حکم فرمایا استعاذہ اس طرح بھی اور کسی طرح سے کیا جائے ادا ہو جائے گا۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ یا اس میں کمی بیشی یا صرف الفاظ سے استعاذہ کیا جائے تو استعاذہ ہو جائے گا اور سنت کا ثواب بھی ملے گا

غیر ضروری الفاظ یا کسی اور زبان میں استعاذہ کیا جائے تو استعاذہ تو مکمل ہو جائے لیکن سنت کا ثواب نہیں ملے گا

اعتراض

بعض علماء کرام نے استعاذہ کو فرض اور واجب کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہوتا ہے اس سے مراد فرض یا واجب ہوتا ہے اس لیے قرآن کریم کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے استعاذہ کرنا فرض یا واجب ہے

جمہور علماء کرام کے نزدیک قرآن کریم کے شروع میں استعاذہ کرنا سنت اور مستحب ہے

س: بسملہ ہر سورت کا جز ہے یا پورے قرآن کا جز ہے؟

ج: امام عاصم کوفی کے نزدیک جن کی روایت حفص
عام جہان میں پڑھی جاتی ہے ان کے یہاں
بسملہ ہر سورت کا جز ہے۔

اور اس پر قراء سبعہ میں سے قاریوں کا عمل ہے

ابن کثیر عاصم کوفی یہ قراء بسملہ کو سورۃ فاتحہ
کی آیت شمار کرتے ہیں بلکہ ہر سورت کے
شروع میں اکثریت قراء بسملہ کو سورۃ فاتحہ کی آیت
شمار نہیں کرتے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک بسملہ ہر سورت کا جز
نہیں

امام عاصم کے نزدیک ہر سورت کے شروع میں
بسملہ ضروری ہے۔

اور امام اعظم کے نزدیک قرآن مجید میں کسی ایک سورت کے شروع میں بسملہ پڑھنا ضروری ہے

تو ہم دونوں میں تطبیق کی جائے گی کہ کوئی ایسا عمل لایا جائے جس میں دونوں پر عمل ہو جائے

جب نماز میں قرآن مجید پڑھے تو ایک سورت کے شروع میں بسملہ بلند آواز سے پڑھے اور باقی سورتوں کے شروع میں آہستہ سے پڑھیں امام عاصم اور امام اعظم دونوں کے مذہب پر عمل ہو جائے =

امام عاصم کوفی ہمارے قرأت کے امام ہیں اور امام اعظم ہمارے فقہ کے امام ہیں

بسملہ سورۃ فاتحہ کا جزنہ ہونے کی دلیل؟

علماء کرام جب نماز پڑھتے پڑھاتے بسملہ آہستہ آواز سے پڑھتے

حضرت انس رضی اللہ عنہ اسناد صحیح کے ساتھ روایت کرتے تھے ہر سورت کے شروع میں بسملہ پڑھتے ہیں ہر سورت کے شروع میں بسملہ پڑھنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن بسملہ ہر سورت کا جزنہ ہونے میں اختلاف ہے

قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر
وعثمان فلم اسمع احدا منهم يقرء بسم الله الرحمن الرحيم
(صحیح مسلم، نسائی)

"انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ عمرؓ
عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی میں نے ان میں سے کسی کو جہراً
بسم اللہ پڑھتے نہیں سنا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی نماز میں جہراً بسم اللہ نہ پڑھنا

اس بات کی دلیل ہے کہ بسملہ سورہ فاتحہ کا جز نہیں

بسملہ جو کہ ہر سورت کے شروع میں لکھی گئی ہے ہر سورت کا

حصہ نہیں ہے اور کسی حدیث میں بھی نہیں ہے کہ بسملہ ہر سورت

کا حصہ نہیں ہے اور ثابت بھی نہیں ہے

جن قراء کے نزدیک بسم اللہ ہر سورت کا جز ہے۔ اگر سورت کے

شروع میں بسملہ نہ پڑھی گئی تو (113) آیت قرآن

سے کم ہو جائیں گی

بسملہ اگر ہر سورت کا جز نہیں تو لکھا ہوئی کیوں ہے؟

بسملہ ہر سورت کا جز نہیں بلکہ دو سورتوں کے درمیان فرق کرنے آئی ہے

مسلمانوں کو دو سورتوں کے درمیان فرق کا پتہ نہیں چلتا تھا چنانچہ بسم اللہ کے نازل ہونے سے ایسی حد فاصل قائم ہوئی کہ لوگوں کو اس کے ذریعے ہر ایک سورت کے شروع ہونے یا ختم ہونے اور دوسری کے شروع ہونے کی معرفت حاصل ہوگی۔

سورۃ توبہ کے شروع میں بسملہ کیوں نہیں لکھی جاتی؟

سورۃ توبہ اور سورت انفال کے الگ ہونے میں اختلاف ہیں

اس لیے اس کے شروع میں بسملہ نہیں لکھی ہوئی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے پاس

سورۃ توبہ اور انفال کے الگ ہونے کی کوئی

واضح دلیل جو موجود نہیں ہے۔

اس لیے سورۃ توبہ کے شروع میں بسملہ

نہیں لکھی ہوئی۔

حرف کا لغوی معنی ہے کنارہ

حرف کی تعریف وہ آواز جو مخارج محققہ یا مخارج مقدرہ پر اعتماد کرکے باہر نکلے اسے حرف کہتے ہیں

حرف کو حرف کیوں کہتے ہیں

حرف کو حرف اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ آواز کا کنارہ اور حصہ ہوتا ہے اور اصطلاح میں اس آواز کو کہا جاتا ہے جو کسی مخارج محققہ یا مقدرہ پر اعتماد پذیر ہو۔

مخارج کی تعداد میں اختلاف کیوں ہیں

مخارج کی تعداد میں اختلاف کی بنیادی وجہ

قرب اور بُعد قوت اور ضعف ہے

علامہ فراء کے نزدیک چودہ مخارج ہیں وہ جوف

کو مخرج کہتے ہیں۔

علامہ فراء نے ل، ن، ر میں قرب کا لحاظ کرتے

ایک مخرج کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ ان کا مخرج

بھی قریب ہے اور آواز بھی قریب ہے

علامہ سیبویہ کے نزدیک سولہ مخارج ہیں

وہ جوف کو مخرج نہیں کہتے اس لیے انہوں نے سولہواں مخرج

بیان نہیں کیا

امام خلیل کے نزدیک سترہ مخارج ہیں انہوں نے

ل، ن، ر کا الگ الگ مخرج کہا ہے

قوت اور ضعف کا لحاظ کر کے ایک جوف کا

مخرج زائد کیا ہے

امام خلیل اور علامہ سیبویہ کہتے ہیں کہ ل،ن،ر

کے مخارج میں قرب ہے لیکن اتنا قرب نہیں کہ ان

تینوں کا مخرج ایک بیان کیا جا سکے

کچھ یوں بھی ہے ان کے مخارج الگ الگ

بیان ہو سکتے ہیں

بیان ہو سکتے ہیں

قاف میں قلقلہ واجب اور باقی چار حروف میں قلقلہ کیوں جائز ہے؟

در اصل حروف قلقلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے صرف قاف کو مقلقل بیان کیا ہے

لہٰذا اس قاعدے کو مد نظر رکھتے ہوئے مصنف صاحب نے ق میں قلقلہ واجب اور باقی چار حروف میں جائز قرار دیا ہے

کیونکہ صفت قلقلہ کے ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں

قلقلہ کیوں کیا جاتا ہے، یا کیوں کرتے ہیں

حروف قلقلہ میں جہر اور شدّت دونوں پائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے سانس اور آواز دونوں بند ہو جاتے ہیں ان حروف کا ظاہر کرنا مشکل ہو جاتا ہے لہٰذا شدت اور جہر کے اظہار کیلئے ان حروف میں قلقلہ پایا جاتا ہے

۱۴ صفات

اقوی حروف	اضعف حروف	قوی حروف	ضعیف حروف	متوسط حروف
ض	ا، ت،	ب،	ر،	غ،
ط	ث، ح،	ج،	ز،	4
ظ	خ، ذ،	د،	م۔	
ق	س، ش،	ص،	ن،	
	ع، ف،			
	ک، ل،			
	و، ھا،			
	ی،			

1) اقوی،، اس حرف کو کہتے ہیں جس میں پائے جانے والی ساری صفات قوی ہوں یا ایک ضعیف ہو باقی قوی ہوں جیسے ط

2) اضعف،، اس حرف کو کہتے ہیں جس میں پائے جانے والی ساری صفات ضعیف ہوں یا ایک قوی ہو

3) قوی،، اس حرف کو کہتے ہیں جس میں زیادہ صفات قوی پائی جائیں اور کم ضعیف پائیں جائیں

4) ضعیف:: اس حرف کو کہتے ہیں جس میں زیادہ صفات
ضعیف پائی جائیں اور کم [redacted] قوی پائی جائیں

5) متوسط:: اس حرف کو کہتے ہیں جس میں دونوں
صفات برابر پائی جائیں۔ جیسے ب ج

قلقلہ کے درجات

س: قلقلہ کے کتنے درجات ہیں

ج: قلقلہ کے پانچ درجات ہیں...

قلقلہ کا پہلا درجہ

1) حروف مقلقل میں پہلا درجہ اس وقت پایا جاتا ہے جب حروف مقلقل وقف میں مشدد پڑھے جائے جیسے اَحَقّ

قلقلہ کے دوسرا درجہ

حروف مقلقل میں دوسرا درجہ اس وقت پایا جاتا ہے جب حروف مقلقل بغیر تشدید کے وقف میں ساکن پڑھے جائیں جیسے وَمَا کَسَبْ

قلقلہ کا تیسرا درجہ

حروف مقلقل میں تیسرا درجہ اس وقت پایا جاتا ہے جب حروف مقلقل وصلاً مشدد پڑھے جائیں جیسے قَدَّ خَلَوْ

قلقلہ کا چوتھا درجہ

حروف مقلقل میں چوتھا درجہ اس وقت پایا جاتا ہے
جب حروف مقلقل جب حروف مقلقل بغیر تشدید کے
وہاں ساکن پڑھے جائیں جیسے

قلقلہ کا پانچواں درجہ

حروف مقلقل میں پانچواں درجہ اس وقت پایا جاتا
ہے جب حروف مقلقل متحرک پڑھے جائیں جیسے
اَقرَبُ

اللّٰہ کا لام پُر کیوں پڑھا جاتا ہے

ثبوت روایت، عقلی توجیہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
کے نام کی تعظیم کے لیے اللہ کے نام سے پہلے فتحہ
یا ضمہ ہو تو اللّٰہ کا لام پُر پڑھا جائیگا

یہ اعتراض ہوسکتا ہے جب لام کے ماقبل کسرہ ہو
تو پھر بھی لفظ کی عظمت تو اس طرح برقرار رہتی ہے
اس حالت میں اسے باریک کیوں پڑھا
جاتا ہے

ج ل اپنی اصل پر ہے یعنی لام میں استعمال ہے اس لیے باریک پڑھا جاتا ہے اصل حالت پر وقف نہیں ہو سکتا

جب اللہ کا لام پر